SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, February 12, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty nine minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے۔ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ (ہی) گمراہوں کا۔

(سورۃ فاتحہ آیات 1 تا 7)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We may now take up questions.... جی پروفیسر ابراہیم صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! کل جو بنوں پولیس لائن میں دو بم دھماکے کیے گئے ہیں، وہاں پر کئی لوگ شہید ہو گئے ہیں، شہر کو سیل کر دیا گیا ہے اور وہاں پر کرفیو نافذ ہے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! آپ دعا فرمائیے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: یا اللہ جو بھی اس واقعے میں شہید ہوئے ہیں ان کی مغفرت فرما، ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات سے نوازیے اور ملک کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں، ہمیں اس طرح کے واقعات سے حفظ و امان دیں اور جس جس خانہ جنگی اور جنگ کی صورت حال سے ہم دوچار ہیں، امن و امان بری طرح تباہ ہے۔ یا اللہ اس ملک کے امن و امان کو بحال فرما۔(آمین)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب موجود ہیں - ٹھیک ہے، ڈاکٹر صاحب please question number پڑھ لیجیے۔

55. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the number of persons sent on Hajj through regular and private schemes during the last three years and current year with province-wise break up; and

(b) the details of the Hajj quota enhanced by the Government of Saudi Arabia for Pakistan during the said period and the mode of its distribution?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) I. Province-wise break-up, in respect of Regular Hajj Scheme, is as under:—

Province	Hajj Dec. 2006	Hajj 2007	Hajj 2008	Hajj 2009
Punjab including ICT/AJK/NA	46801	47070	48683	46612
Sindh	9674	11264	13105	11519
NWFP including FATA	13346	14579	16309	12761
Balochistan	7723	6448	6881	4744
Total	77544	79361	84978	75636

II. Province-wise break-up, in respect of Private Hajj Scheme, is as under:—

Province	Hajj Dec. 2006	Hajj 2007	Hajj 2008	Hajj 2009
Punjab including ICT/AJK/NA	35365	36007	33648	38663
Sindh	26070	25801	24004	24928
NWFP including FATA	11645	13045	15726	13956

Balochistan	4120	2150	6165	7040
Total	77200	80003	79543	84587

(b) Details of quota originally allocated at the time of signing agreement and the detail of quota enhanced subsequently during the year is as under:—

Year	Original Quota Allocated	Quota enhanced subsequently	Total quota after Enhance-ment	Mode of distribution	
				Govt. Scheme	HGOs Scheme
Hajj Dec. 2006	150000	5000	155000	3000	2000
Hajj 2007	159588	0	0	0	0
Hajj 2008	164647	0	0	0	0
Hajj 2009	159647	5000	164647	0	5000

Mr. Chairman: Any supplementary. Yes, Buledi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرے خیال میں وزیر مذہبی امور تو موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کی جگہ منسٹر صاحب موجود ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! میں نے سوال پوچھا تھا کہ پچھلے تین سالوں کے دوران صوبہ wise کتنے regular and private حاجی بھیجے گئے اور regular میں بلوچستان کا کوٹہ 4744 ہے اور private میں تقریباً 7 ہزار ہے جو کہ انتہائی کم ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کوٹے بڑھا دیے گئے ہیں، ہر سال سعودیہ سے اضافی کوٹا ملتا ہے، اس سال کے آخر میں پانچ ہزار ملا تھا، اس کے

بارے میں، میں نے پوچھا تھا کہ کس طرح تقسیم کیے گئے یعنی کہاں کہاں تقسیم ہوئے۔ پارٹ II میں اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین! میرا یہ سوال ہے کہ یہ سوال کئی دفعہ یہاں raise ہوا ہے کہ حج کے محکمے میں شفاف طریقے سے کام نہیں ہو رہا ہے۔ اس سال جو مفت میں ڈھائی تین سو لوگ بھیجے گئے جن کے لیےوہ عربی لوگ پیسے دیتے ہیں اور کچھ غریب لوگوں کو ممبروں اور وزیر اعظم کے ذریعے سے حج کے لیے مفت بھیج دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ ایوان صدر سے لسٹ آئی اور کہا گیا کہ کسی اور کو اختیار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ مفت ہے اور وہ اگر شیخ پیسے دیتے ہیں تو وہ غریبوں کے لیے ہے، ہر صوبے میں غریب ہیں۔

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب! آپ question کر لیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو مفت بھیجے گئے ہیں ان کی تفصیل کیا ہے اور کس کے کہنے پر بھیجے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارا جو بلوچستان کا حج کا کوٹا ہے وہ کم ہے اور یہاں پر کئی دفعہ باقاعدہ یقین دہانی بھی کرائی گئی تھی لیکن نہیں بڑھایا گیا۔ اس حوالے سے tour operators کا جو ہے------

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ،آپ کا سوال آگیا ہے۔ منسٹر صاحب جواب دے دیجیے۔ Question کی جگہ question بھی کرتے ہیں، suggestions بھی دیتے ہیں اور answer بھی دے دیتے ہیں اور اگر rules میں دیکھا جائے تو question has to be very specific تا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دے سکیں۔ میں بار بار عرض کرتا ہوں کہ please rules کے مطابق specific question کیجیے تا کہ اس کا جواب آجائے۔ یہ debate کرنے کا time نہیں یہ question کرنے کا time ہے۔

جناب نور الحق قادری (وفاقی وزیر برائے زکوٰۃ و عشر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر مذہبی امور جناب حامد سعید کاظمی صاحب اسلام آباد میں تشریف نہیں رکھتے تھے اس لیے مجھے حکم دیا گیا کہ ان کے جوابات دوں۔ جو سوالات پوچھے گئے ہیں اس میں ایک تو انہوں نے مفت حج کا معاملہ اٹھایا۔ میں ایوان کو بتاؤں کہ حکومت پاکستان کے فنڈ سے یا وزارت مذہبی امور کے فنڈ سے کوئی حج نہیں کروایا جاتا اور جس مفت حج کی طرف وہ اشارہ فرما رہے ہیں تو اس کے sponsors سعودیہ

کی اور امارات کی royal families ہیں، وہی حج کراتے ہیں اور یہ President and Prime Minister کی صوابدید پر ہے کہ وہ جسے چاہیں nominate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! بلیدی صاحب نے جو سوال کیا اس کا جواب صحیح نہیں دیا گیا، انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ----

جناب چیئرمین: آپ اپنا سوال کیجیے، .you don't question

سینیٹر محمد زاہد خان: جو بعد میں کوٹا دیا گیا اس کی تقسیم کس طریقے سے کی گئی اور دوسرا یہ کہ آپ نے اس سال کا کوٹا سندھ کو سرحد پختونخواہ کے مقابلے میں دوگنا دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ جو quota wise تقسیم ہے اس کے مطابق ہے یا کوئی اور طریقہ کار ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب نور الحق قادری: جناب چیئرمین! صوبہ wise تناسب کا فارمولا حکومت کے دیگر معاملات میں ہے مگر ادھر حج کے کوٹا میں ایسا کوئی فارمولا نہیں ہے، یہ applications پر منحصر ہے کہ کہاں سے کتنی applications آتی ہیں اور کتنے لوگ اس صوبہ سے حج پر جانے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن جب آپ detail میں اور figures میں جائیں تو عموماً یہ figures quota سے تقریباً تناسب رکھتے ہیں کہ صوبہ کی آبادی کے لحاظ سے کتنا ہونا چاہیے، یہ تقریباً اسی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی سمیں صدیقی صاحب last question

سینیٹر سمیں صدیقی: جناب چیئرمین! پاکستان ہاؤس مکہ، اس سال گورنمنٹ نے اس کی lease نہیں کروائی، اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کرایہ increase ہو گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کے متبادل جو Government of Pakistan نے حاجیوں کے لیے جگہ acquire کی تھی، اس کے کرائے میں اور آپ نے جو جگہ چھوڑی ہے اس کے کرائے میں کتنا difference ہے کیونکہ پاکستان ہاؤس حرم کے قریب تھا اور اب جو انہوں نے جگہ لی ہے وہ بہت دور ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب نورالحق قادری: چونکہ اس سال حج اپریشن سر پر آگیا تھا اور کوئی بھی متبادل جگہ میسر نہیں آرہی تھی اس لیے دور ایک جگہ کا انتخاب کیا گیا کیونکہ اس وقت وہی بہتر option تھی۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ کرائے میں کتنا فرق ہے تو اس کے لیے اگر fresh question دے دیں تو detail دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ صدر اور وزیراعظم کی صوابدید پر ہے۔ یہ بالکل غلط ہے یہ ان کی صوابدید پر نہیں ہے ان کی ہمیں فہرست چاہیے کہ کن کن لوگوں کو بھیجا گیا ہے اس کی تفصیل ہمیں district wise and صوبہ وار چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ Next question Talha Mehmood Sahib. موجود ہیں۔ نہیں ہیں۔ Next question مولانا گل نصیب خان کا ہے۔ On his behalf. جی زاہد خان صاحب۔

34. ***Senator Moulana Gul Naseeb Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to district Dir, if so, its details?

Syed Naveed Qamar: Yes, there is a proposal to supply gas to Lower Dir as per following details:—

- The Government has approved supply of gas to Chakdara and Talash including Gulabad and Ouch in district Dir.
- Total cost of the project is Rs.516.82 million (Rs.307.66 million will be borne by the company and Rs.209.16 million by the Government).
- The Government has released its share of Rs.209.16 million in November, 2009.
- The detailed designing for laying of transmission spur alongwith land acquisition is in progress and it is anticipated

that the project will commence by December, 2010, barring unforeseen circumstances.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد زاہد خان: نوید قمر صاحب بہت شریف آدمی ہیں۔ یہ سوال ہم نے پہلے بھی کیا تھا اور اس کے جواب میں جو کچھ آیا تھا اس کے لیے ہم Privileges Committee میں چلے گئے تھے۔ گل نصیب صاحب بھی آگئے ہیں وہ بھی سوال کریں گے۔ سب سے اہم جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک علاقہ دیا گیا تالاش۔ تالاش پوری چار یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔ ان کا محکمہ اتنا بے خبر ہے کہ---

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ تالاش میں کس گاؤں کو آپ گیس دے رہے ہیں۔ جس طرح آپ نے تین گاؤں کا ذکر کیا ہے جن میں چقدرہ، گل آباد اور اوچھ یہ تو آدازئی میں آتا ہے لیکن یہ جو تالاش والا علاقہ ہے اس میں کون سے گاؤں کو specifically آپ گیس دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar (Minister for Petroleum): Thank you sir, I would like to assure the honourable member

کہ جب ہم کسی ایریا میں گیس لے کر جاتے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس ایریا کی تمام locality کو ہم cover کریں ۔جب ہم تالاش میں گیس لے کر جا رہے ہیں تو specifically وہاں جو townships ہیں وہ سب cover ہوں گے۔ I don't have a list of the exact apartments جہاں گیس دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں سوال کا جواب آنے دیں۔منسٹر صاحب بول رہے ہیں تو آپ ان کو سن لیں۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو Rule 58 کے تحت نوٹس دیجیے۔جی آپ جواب دیں۔

Syed Naveed Qamar: If the honourable Member feels that some specific point has not been covered, we will cover that, I don't have that information in front of me now.

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ جی عباس صاحب۔

سینیٹر عباس خان: میرا وزیر صاحب سے سوال ہے اور میں نے پہلے بھی سوال کیا تھا کہ جن علاقوں میں آپ گیس دیتے ہیں ان کا criteria پورا ہے کہ نہیں لیکن کوہاٹ میں جتنی گیس نکل رہی ہے وہ پورے صوبے کے لیے کافی ہے اور ابھی انہوں نے جیسے دیر کا کہا تو وہ کوہاٹ سے بہت دور ہے ۔یہاں سے ہر طرف گیس جارہی ہے اور ہمارے علاقے میں سارے دیہات گیس کے بغیر ہیں ۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے ایک جگہ پر وہاں گیس نکلی ہے جو ہمارے گاؤں کے ساتھ ہے ۔ان گاؤں کے لوگوں نے دو تین بار ہڑتال بھی کی ہے ۔ہمیں وزیراعلیٰ اور گیس حکام نے یہی کہا کہ جب گیس نکلے گی تو ہم ان سارے دیہاتوں کو گیس دے دیں گے لیکن ابھی تک ایک جگہ پر بھی گیس نہیں دی گئی۔ کل بھی وہ لوگ روڈ بند کر رہے تھے تو میں خود کوہاٹ گیا اور ان کو منایا کہ ایسا نہ کریں میں حکومت سے بات کروں گا۔ میری وزیر صاحب سے request ہے کہ کوہاٹ کے ان دیہاتوں کو کب گیس دی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی۔ نوید قمر صاحب کا مائیک کھول دیں۔

Syed Naveed Qamar: Sir, I can assure the honourable Senator that certainly those areas would be given a preference لیکن ظاہر ہے کہ گیس پائپ لائن lay کرنے کا جو procedure ہوتا ہے that takes time اور اس کے بعد ایک اور سوال آرہا ہے گرگری اور مکوڑی وغیرہ کے علاقے کا تو we will proceed in that order پھر ہنگو کے ہیں اس پورے ایریا کو ہم cover کریں گے جو gas producing areas ہیں۔ ہماری پالیسی بھی یہ ہے کہ ان کو preference دی جائے۔ اس صوبے کو بھی preference ملتی ہے as per the Constitution but particularly those districts would get a preference. اور جہاں جہاں گیس نکلتی ہے ان کو سب سے پہلے اولیت دی جائے گی۔

Mr. Chairman: Next question Khalid Mehmood Soomro Sahib.

36. *Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to

Senate Starred question No. 62, replied on 13th January, 2010 and state:

(a) the daily, monthly and annual income from each oil and gas fields in Sindh; and

(b) the number of persons working on the said fields with province-wise and district-wise break-up?

Syed Naveed Qamar: (a) Detailed information on parts (a) and (b) of the question is given at Annex-I.

Annexure-I

S.No	Name of the Company	Name of the Field	Location / District	Operating Income (Rs. Million)			Province Sindh (A)		Employees from other provinces (B)				Total number of employees including A+B
							Employees from concerned District where field located	Employees from rest of Sindh Province.	Punjab	NWFP	Balochistan	Northern area /A.K	
				Annual	Monthly	Daily							
1.	OGDCL	Bobi	Sanghar	1,898	158	5	85	79	25	5	3	2	199
	OGDCL	Kunnar	Hyderabad	5652	471	15	80	90	44	7	1	2	224
	OGDCL	Lashari	Hyderabad	999	83	3	8	1	0	0	0	0	9
	OGDCL	Moolan	Hyderabad	582	48	2	0	0	0	0	0	0	0
	OGDCL	Pasakhi	Hyderabad	2,118	176	6	45	15	1	0	0	0	61
	OGDCL	Pasakhi North	Hyderabad	955	80	3	0	0	0	0	0	0	0
	OGDCL	Sono	Hyderabad	2,210	184	6	17	1	0	0	0	0	18
	OGDCL	Tando Alam	Hyderabad	262	22	0.7	254	145	52	13	2	1	467
	OGDCL	Thora	Hyderabad	718	60	2	9	2	1	0	1	0	13
	OGDCL	Qadirpur	Ghotki	9,828	819	27	130	116	102	17	3	4	372
	OGDCL	Noarai Jagir	Hyderabad	52	4	0.1	0	0	0	0	0	0	0
	OGDCL	Chak 66	Sanghar	184	15	0.5	0	0	0	0	0	0	0
	OGDCL	Sari/Hundi	Dadu	158	13	0.4	32	40	10	4	2	0	88
	OGDCL	Missan	Tharparkar & Hyderabad	507	42	1.4	3	1	0	0	0	0	4
2.	OMV	Miano		7,775	648	21	22	3	0	1	0	0	26
	OMV	Sawan	Khairpur	33940	2,828	92	101	95	170	21	5	7	399
	OMV	Tajjal	Khairpur	1,528	127	4	22	3	0	1	0	0	26
	OMV	Latif	Khairpur	850	70	2	13	23	24	1	0	0	61
3.	PPL	Kandhkot	Jaccobad	3132	261	9	26	62	19	1	0	1	109
	PPL	Chachar	Jaccobad	.23	.02	0.001	1	8	16	0	0	0	25
	PPL	Mazarani	Larkana	85	7	0.23	14	5	10	0	0	0	29
	PPL	Hala	Hyderabad	8	0.7	0.02	0	2	1	0	0	0	3
4.	PEL	Block-22	Shikarpur	59	5	0.2	53	6	14	0	1	0	74
	PEL	Badar Gas	Ghotki	60	5	0.2	9	4	0	1	0	1	15
5.	ENI	Kirthar Block - Bhit/Badhra / Kandawari	Dadu/Khairpur/ Sukkar	6,006	494	17	214	122	95	5	0	0	436
6	Petronas	Rehmat	Ghotki	448	37	1.2	2	7	24	0	0	4	37
	Petronas	Saqib-1A	Ghotki	522	43	1.4	0	0	0	0	0	0	0
7	BHP	Zamzama	Dadu	7,915	660	22	90	77	133	13	1	13	327
8.	Tullow	Sara Suri	Ghotki	0.61	.05	.002	16	4	7	0	0	0	27
9.	MGCL	Mari	Ghotki	26520	2180	73	796	154	62	9	1	0	1022
10	BP	Badin/Mirpur Khas/Khipro	Badin, Hyderabad, Mirpur Khas, Sanghar, Nawab shah	8849	727	24	179	266	115	20	8	2	589

Note: The E&P companies do not maintain and compile information regarding field wise/ well wise revenues. Besides such information is also not maintained on daily basis. As such the companies have provided information based on their annual accounts & have allocated the net revenues to the field based on their total production.

جناب چیئرمین: گل نصیب صاحب! آپ تھے نہیں سب نے supplementary question بھی کر لیے ہیں۔ جی any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں نے محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ سندھ میں جتنی Oil fields and Gas fields ہیں وہاں سے ہمارے ملک کو یومیہ، ماہانہ اور سالانہ کتنی آمدنی ہوتی ہے اور پھر وہاں پر کام کرنے والے افراد کی تفصیل کیا ہے؟ تقریباً تیس اکتیس fields ہیں اور جو ہمیں اعداد و شمار دیے گئے ہیں تقریباً تین سو سے چار سو ملین روپے کی روزانہ آمدنی ہو رہی ہے۔ اب اس کا حساب کر لیں کہ ماہانہ آمدنی کتنی ہو گی اور سالانہ آمدنی کتنی ہو گی۔ ان علاقوں کی ترقی پر اب تک کیا کام ہوا ہے اور یہاں پر regular ملازمین کتنے ہیں، contract والے ملازمین کتنے ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ supplementary سوال کر لیں۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: تقریباً او جی ڈی سی کے پینتیس سو ملازمین جو سالہا سال سے کام کر رہے ہیں ان کو اب برطرف کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کو regularize کرنے کے حوالے سے کیا منصوبہ بندی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی۔

سید نوید قمر: شکریہ۔ پہلے میں last question کو لے رہا ہوں کہ کسی کو بھی برطرف کرنے کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہو رہی ہے اور انشاء اللہ جو لوگ مختلف وقت میں بھرتی کیے گئے ہیں اور جو او جی ڈی سی میں ہیں ان کو تو ہم نے فوری طور پر regular کر دیا ہے اور جو third party والے ہیں ان کو بھی ہم gradually absorb کر رہے ہیں within OGDC تو یہ خدشہ بالکل درست نہیں ہے۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ وہاں پر کمپنیوں نے کیا خرچہ کیا ہے کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ تفصیل ہے، اتنی ساری کمپنیاں ہیں ان کی فہرست میرے پاس موجود ہے اور میں محترم سینیٹر سے share کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی مشہدی صاحب please be specific in the question please.

Senator Col. (R.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I ask the honourable Minister that this huge amount of money which

is being earned from these oil fields in Sindh, what percentage of the money is being spent on the welfare of the people of Sindh especially the rural areas. Thank you.

جناب چیئرمین: جی۔ نوید قمر صاحب۔

Syed Naveed Qamar: Sir, the fact of the matter is that the people of Sindh benefit in various aspects in income that is generated from these fields. First of all, the royalty of 12.5% was directed in to the coffers of Government of Sindh or for that matter any other province where this gas is produced or oil produced. Then of course, there is a gas development surcharge which also goes to the provinces. On top of it, there is a production bonus which is cruised to the districts in which the gas well−heads are located and it is spent directly on the welfare of the local people.

On top of it there is also welfare fund of the companies which is to be spent on the welfare of those communities. So, there are multifaceted ways in which it is presumed that the people benefit but I would assure the honourable Member that even from our perspective, that is not enough and we would like to even greater devolution and people of the area should benefit even more from the abundance of resources in the area.

جناب چیئرمین: جی ہارون صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: میرا سوال ہے کہ جو محترم وزیر صاحب نے list provide کی ہے تو اتنا وقت نہیں ہے مجھے صرف یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ there are three oil fields Boby, Kunnar and Pasakhi field اس میں آپ کی income کا جو relation ہے with the number of employees میں it does not make any sense like Boby 1.8 billion you have about 200 employees. آپ income show کر رہے ہیں you have only 61 employees, more income. Similarly Pasakhi field میں

you have about the same number of employees in Kunnar and you have 5.6 billion. What about the employees, at some places you have employed more, that effects your profitability.

Syed Naveed Qamar: Sir, I think the difference that is coming reflects whether this is a new field or an old field. If a field has been around for a while then there seems to be a tendency to employ more people in that area. Kunnar and Pasakhi both which happen to be in my district and have been my constituency also, the gas discoveries have been very recent and therefore, the people working there have also been relocated from other areas but we are trying to also correct that anomaly by hiring more local people in the immediate future.

Mr. Chairman: Next question Hafiz Rashid Ahmed.

37. *Senator Hafiz Rashid Ahmad: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the amount of rent charged from pilgrims for tents in Mina during Hajj, 2009;

(b) whether it is a fact that a number of pilgrims of Maktab No.59 were not provided tents despite payment of the rent, if so, its reasons;

(c) whether it is also a fact that the officers of Pakistan Hajj Mission, Makkah did not respond to complaints of the pilgrims of the said Maktab, if so, the action to be taken against the officers concerned; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to refund the amount of rent of tents to those pilgrims, if not, its reasons?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) The amount of tent charges deducted from pilgrims is as follows:—

1. SR 390/- for old Mina;

OR

2. SR 300/- for new Mina. (as the case may be)

(b) A complaint and information cell was established at Pakistan Hajj Mission at Mina and Makkah Mukarramah. No complaint for non-provision of tents by Maktab No.59 was received. Even after completion of Hajj 2009, no such complaint has been received in the Ministry.

(c) As no complaint was received from the pilgrims of the said Maktab, therefore, the question for taking action against officers of Pakistan Hajj Mission does not arise.

(d) In view of the position, as explained above, no such proposal is under consideration.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عبدالرشید: جناب چیئرمین! اس پر میرا ضمنی سوال ہے۔ منیٰ میں پاکستانی حجاج کے لیے جو جگہ مختص کی گئی ہے یہ کافی دور ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ بالکل مزدلفہ کے قریب ہے۔ حجاج کے لیے مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہاں سے ہر روز شیطان کو کنکریاں مارنے کے لیے آنا اور پھر اسی روز واپس اپنے خیموں میں جانا ہوتا ہے، یہ بہت مشکل ہوتا ہے اس لیے کہ یہ بہت لمبا سفر ہے۔ کرایہ جو انہوں نے بتایا ہے 390 ریال تو یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ حجاجِ پاکستان کے لیے جو شامیانے یا جگہ ہے، اس کو shift کرنے اور شیطان کو کنکریاں مارنے والی جگہ کے قریب لانے کے لیے ان کا سعودی حکومت سے کوئی رابطہ ہے یا کوئی معاہدہ زیرِ غور ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب نورالحق قادری: اس سلسلے میں سعودی حکومت کے ساتھ جو بھی بات چیت ہو گئی ہے، انہوں نے حجاج کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے منیٰ کو extend کیا ہے، ایک حصے کو وہ old Mina

کہتے ہیں اور extended area کو new Mina کہتے ہیں۔ ہر ملک کے 50% حجاج کو old Mina میں رکھتے ہیں اور 50% کو new Mina میں رکھتے ہیں۔ جس طرف مولانا صاحب نے اشارہ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ جو new Mina کے لوگ ہیں، اس میں صرف پاکستان کے لوگ نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے ممالک کے حجاج ہیں، وہ ذرا جمرات سے دور ہے۔

جناب چیئر مین: جی زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئر مین! میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انڈونیشیا سے سب سے زیادہ لوگ حج کے لیے جاتے ہیں۔ ان کا کوٹا سب سے زیادہ ہے، دو لاکھ سے اڑھائی لاکھ تک ہے۔ ان کا کوئی سیکر ٹریٹ وہاں سعودی عرب میں نہیں ہے۔ ہمارا جو سیکر ٹریٹ ہے، اس کی بہت شکایات ہیں، اس کے باوجود لوگوں کو وہاں کوئی سہولت نہیں۔ کیا آپ اس بارے میں سوچ رہے ہیں کہ اس سیکر ٹریٹ کو ختم کر دیں؟

جناب چیئر مین: جی منسٹر صاحب! general question ہے۔

جناب نور الحق قادری: وہاں پر جو Hajj Mission, DG Hajj, Director Hajj یا Hajj Offices ہیں وہ حجاج کو بہتر خدمت فراہم کرنے کے لیے ہیں۔ میرے خیال میں اس خدمت کو بہتر کیا جا سکتا ہے، شکایات کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی ایک فرد یا اس مشن کے بارے میں کوئی ایسی شکایت ہے تو وزارتِ حج میں Complaint Disposal Cell بنایا گیا ہے جس کو Joint Secretary Hajj head کرتا ہے، وہاں پر بات کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئر مین: جی ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب! آخری سوال پوچھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئر مین! اگر آپ وہاں جائیں تو وہاں جتنے بھی ممالک ہیں ان کی عمارتیں بالکل حرم کے ساتھ ہیں اور ان کو کوئی شکایت نہیں ہے بہ نسبت پاکستانی حاجیوں کے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حج ڈائریکٹریٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ صرف خزانے پر بوجھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب ضرور recommend کریں وزیرِ اعظم کو کہ اسے فوری طور پر ختم کرنے کا کوئی پروگرام بنائیں۔ وہاں افسر صرف تنخواہیں لیتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: معزز رکن کی suggestion note کر لی جائے۔ اگلا سوال حافظ رشید احمد۔

38. *Senator Hafiz Rashid Ahmad: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the procedure laid down for hiring buildings for pilgrims in Makkah and Madina;

(b) whether it is a fact that some of buildings hired for the Hajj 2009 were without basic necessities including Alkaram Place in Madina;

(c) the number of complaints lodged in Pakistan Hajj Mission and the action taken thereon; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to take action against the officers involved in the process, if so, its details?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) Following procedure for hiring of buildings was observed:—

- Hiring may be done by observing codal formalities on first come first serve basis.
- The buildings consistently rated FR (Fine recommended) and (Recommended) in the previous year may be hired.
- The determination of rent in Makkah Mukkarramah may be based on quality of building and distance from the Haram having rent not more than SR.3200/− per pilgrim;
- Accommodation in Madina Munawwarah may be hired from Accommodation Groups at SR.400 per pilgrim per cycle, to be paid on actual occupancy basis within 1,000 meters.

(b) As per Saudi law, no building can be hired without basic necessities. There are two buildings namely 'Fundaq Al-Karam and 'Qasr Al-Karam' in Madina Munawwarah.

I. Fundaq Al-Karam: It is three star Hotel in Central Area (Markazia) at a distance of 250 meters from the boundary wall of Haram.

II. Qasr Al-Karam: It is one of the best buildings rated by the committee in B+ category, located out side Markazia at a distance of 710 meters in locality of Hashmia having capacity of 207 pilgrims. Bath pressure is 6.08 persons. It was offered by Al Massah group. No complaint has been lodged by the pilgrims against this building as per record of Pakistan Hajj Mission Madina Munawwarah.

(c) 45 general complaints in Pre-Hajj and 16 complaints in Post Hajj periods relating to buildings were received and disposed off to the satisfaction of the Hujjaj.

(d) As all complaints were disposed off to the satisfaction of Hujjaj, therefore, question for taking action against officers of Pakistan Hajj Mission does not arise.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ بھی اسی ضمن میں ہے کہ-----

جناب چیئرمین: آپ suggestion دینا چاہتے ہیں یا سوال کرنا چاہتے ہیں؟ Please سوال کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! میرا سوال ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ جی کچھ شکایات موصول ہوئی ہیں اور ان حجاج کو جنہوں نے شکایات کی ہیں، اس کے مطابق ان کو تسلی بخش جواب دیا گیا یا ان کو حل کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی officer کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا

تو یہ کوئی شفاف انداز نہیں ہے۔ جو عمارتیں لی جارہی ہیں سعودیہ میں، یہ بھی بات کی جارہی ہے کہ وہاں کرپشن بھی چلتی ہے، جو بھی عمارتیں لی جاتی ہیں staff کی ملی بھگت سے لی جاتی ہیں، منسٹر صاحب بتائیں کہ اس کو کس طرح شفاف بنائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو شکایات آئی ہیں، اب تک کسی افسر کے خلاف action کیوں نہیں ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ general question ہے، آپ کے پاس کوئی complaints ہیں تو بتائیے؟

جناب نورالحق قادری: اگر کسی ایک خاص شخص کے بارے میں کوئی کرپشن کی شکایت ہے یا ملی بھگت کا، ڈاکٹر صاحب کا کوئی مشاہدہ ہے تو وہ ہمارے ساتھ share کرلیں اور ہم اکٹھے مل کر اس کے خلاف کارروائی کرلیں گے۔ ایک procedure ہے ادھر hire buildings کرنے کا، DG Hajj کرتا ہے، ایک نمائندہ وزارت کا ہوتا ہے، ایک نمائندہ Embassy of Pakistan in Riyadh کا ہوتا ہے۔ وہ مل کر اس کو hire کرلیتے ہیں۔ کارروائی بھی ہوتی ہے، کل جب یہ question آیا تو میں نے DG Hajj سے تفصیل منگوائی کہ جن buildings کے بارے میں complaints آئی تھیں، کتنی buildings ہیں جو اس سال کے لیے آپ نے black-list کردی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 8 buildings مکہ مکرمہ میں شکایات کی وجہ سے black-listed ہیں اور آئندہ سال پاکستانی حجاج ان میں نہیں رہ سکیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا صالح صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: محترم چیئرمین صاحب! جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے تھے، اس سلسلے میں وہاں سعودی عرب میں جو پاکستان کے سفیر ہیں، اس کی طرف سے دو تین دفعہ اخبارات میں بھی بیان آیا ہے حجاج کرام کی شکایات کے سلسلے میں۔ ہماری حج کی وزارت یا جو ڈائریکٹر حج ہوتا ہے وہ وہاں مہینے دو مہینے کے لیے ہوتے ہیں، وہاں جو ہمارا مقرر سفیر ہے اور پاکستان کے ترجمان کی حیثیت سے وہاں تشریف فرما ہے، اس سفیر کی طرف سے اسی وزارت حج کے سلسلے میں جو شکایات موصول ہوئی ہیں، اس کا اب تک ہماری Ministry کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اس سفیر کو ہمارے تمام حجاجِ کرام کی شکایات ہم سے بہت بہتر طریقے سے معلوم ہیں۔ اس سفیر کی شکایات کا ازالہ اب تک نہیں کیا گیا ہے، اس کا ازالہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب نورالحق قادری: سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر کہنہ مشق سفارت کار ہیں، بہت قابل آدمی ہے اور ہمیں بھی میڈیا سے پتا چلا ہے کہ ان کی طرف سے اس طرح کے پاکستان حج مشن کے بارے میں شکایات ہیں۔ Officially انہوں نے ابھی تک ہمیں کچھ بتایا نہیں اگر ہے تو ضرور اس پر کارروائی ہوگی۔

جناب چیئرمین: آپ پتا کر لیجیے۔آپ لوگ خود پتا کریں ان سے اور جو بھی شکایات ہیں ان کو دور کیا جائے۔

جناب نورالحق قادری: جناب! حکم کی تعمیل ہوگی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! ہمیں تسلی بخش جواب دیں، یہ سرسری جواب ہے۔

جناب چیئرمین: صالح شاہ صاحب موجود ہیں، چیئرمین ہیں Standing Committee کے، وہ خود اس کا نوٹس لے سکتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ہمیں بلائیں تاکہ ہم بھی ان کو بتائیں۔

جناب چیئرمین: صالح شاہ صاحب بلائیں گے آپ کو، بالکل بلائیں گے۔ اگلا سوال، عافیہ ضیا صاحبہ۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری (قائدِ ایوان): سردار لطیف کھوسہ نے اس سوال کا جواب دینا تھا، ان کی request آئی تھی کہ next rota day پر کر لیں۔ The reply was to be given by Advisor to the Prime Minister انہوں نے request کی تھی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: کل بھی وہ نہیں آئے، آج بھی نہیں آئے this is not fair. شاہ صاحب! کل بھی وہ موجود نہیں تھے۔ دو questions ہیں ان کے، No.40 بھی ان کا ہے۔ This is not fair.

(Desk thumping)

Mr. Chairman: Please tell him that he should be present.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: We will ensure his presence on the next rota day. I will ensure that.

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! Tuesday کو رکھ لیتے ہیں 39 اور 40 نمبر سوال۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: And please tell him to be present on the day as there are the questions concerning his Department.

اگلا سوال، جی عبدالنبی بنگش صاحب۔

42. ***Senator Abdul Nabi Bangash:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that natural gas has not been supplied to the adjacent areas of Gurguri and Makori gas fields including Tehsil Hangu, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to supply gas to those areas, if so, when?

Syed Naveed Qamar: No, in fact SNGPL is providing gas to adjacent areas of Gurguri and Makori gas fields, including that of Tehsil Hangu.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں supplementary خود بھی کرنا چاہوں گا۔ اس کا جواب بڑا سیدھا سادا ہے، اصل میں اس پورے area کو Tal Block کہا جاتا ہے، اس سارے Gurguri اور Makori کو Tal Block کہا جاتا ہے۔ ٹل خود ایک تحصیل ہے اور میں ٹل کا رہنے والا ہوں۔ ٹل کو آج تک یہ گیس فراہم نہیں کر پائے۔ یہ جو SNGPL ہے، اس نے آج تک لوگوں سے صرف وعدے کیے ہیں اور کوئی وعدہ پورا نہیں کیا۔ یہاں جو کہہ رہے ہیں کہ گرگری کے ملحقہ علاقوں کو گیس دی جا رہی ہے تو اس کے جو 35-30 کلومیٹر کے فاصلے پر جو areas ہیں، ان areas میں آج تک گیس فراہم نہیں کی۔ SNGPL پر ہمیں اعتبار نہیں ہے، ہمیں منسٹر صاحب یقین دہانی کرائیں کہ اس area میں کب تک گیس supply کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: انہوں نے پوچھا ہے کہ کب تک gas supply کریں گے۔ منسٹر صاحب! بنگش صاحب کا سوال ہے آپ سے۔

سید نوید قمر: جناب والا! the honest answer is that this is a ongoing work جو اس پورے علاقے میں چل رہا ہے۔ میرے خیال میں جتنا ان دو villages میں gasification کا کام ہوا ہے، پاکستان کی تاریخ میں شاید ہی اتنی تیزی سے کہیں اور کام ہوا ہو گا۔ بہر حال there are limitations how quickly you can reach so many things. جناب والا! میں آپ کو دو چار figures بتا دوں، 220 KMs gas pipeline اس علاقے میں بچھائی جا چکی ہے۔ 55 KMs کا کام اس وقت جاری ہے اور 112 KMs کا further کام approved ہے جو اس کے بعد کیا جائے گا۔ اگر آپ کہیں تو میں تمام villages کے نام بھی بتا دیتا ہوں لیکن بہر صورت ادارے کی ایک limitation بھی ہے to be able to provide gas to so many villages simultaneously in one go لیکن یہ میری assurance ضرور ہے، میں نے پچھلے سوال کے جواب میں بھی یہ کہا تھا کہ جن villages کو identify کیا گیا ہے including Hangu etc., جو کہ initially اس میں نہیں تھے ان کو بھی ہم نے recently approved کر کے اس میں include کر دیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی علاقہ ایسا ہے جو کہ ان کے درمیان میں ہے اور رہ گیا ہے تو براہ مہربانی اس کو بھی identify کر دیں تا کہ we make sure that nothing is left out.

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب والا! میں تحصیل ٹل کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، یہ پورا علاقہ Tal Block کہلاتا ہے لیکن Tal بذات خود گیس سے محروم ہے۔ اس کے لیے وزیر صاحب کیا کر رہے ہیں؟ ان کی جو planning ہے اس میں Tehsil Tal include ہے کہ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: یہ specific area کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اس کو آپ دیکھ لیجیے گا۔

سید نوید قمر: جیسا میں نے کہا کہ specific area اگر کوئی ہے تو براہ مہربانی اس کو identify کر دیں. then we can look into it.

جناب چیئرمین: جی مولانا صالح شاہ صاحب۔ Specific question کر لیں وقت بہت کم ہے۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ: جناب چیئرمین! میں وزیر محترم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹانک اور D.I. Khan یہ شمالی علاقے ہیں اور پسماندہ، مصیبت زدہ بھی ہیں، دہشت گردی کی زد میں بھی آچکے ہیں۔ ضلع ٹانک میں تقریباً اٹھارہ بیس مہینوں سے گیس کی لائن بچھائی گئی مگر ابھی تک وہاں پر گیس کا connection نہیں دیا گیا ہے۔ وزیر صاحب بتائیں گے کہ مستقبل قریب میں ان علاقوں کو گیس connection دینے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین: آپ ضلع ٹانک کی بات کر رہے ہیں، it's related to a fresh question. افراسیاب خٹک صاحب۔

سینیٹر افراسیاب خٹک: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کوہاٹ، کرک، ہنگو میں ایک بڑی field ہے جسے Tal field کہتے ہیں جہاں سے گیس نکل رہی ہے اور یہ غالباً وزیرستان تک پھیلا ہوا ہے۔ کیا متعلقہ وزارت اس بات پر غور کرے گی کہ ایک الگ company بنائی جائے جیسے SSGC and SNGPL یا جیسے Gurguri Oil Field جس کا centre پختون خواہ میں ہو۔ کیا اس طرح کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

سید نوید قمر: جناب والا! obviously اس وقت ایسی کوئی proposal under consideration نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں دو gas transmission, distribution companies, SSG and SNGPL جو دو دو صوبوں کو cover کرتی ہیں۔ یہ ایک نئی تجویز ہے کہ ان کو further break up کیا جائے one can look at the possibility کہ اس کے pros and cons کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے have a look at it, the suggestion made by the honourable Member. Next Question Muhammad Idrees Sahib. موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال محمد طلحہ محمود صاحب۔ ان کے behalf پر ڈاکٹر بلیدی صاحب آپ کریں گے۔

45. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the percentage of decrease in the oil prices in international market from September 2008 to January 2009;

(b) the percentage of decrease in oil prices in Pakistan during the said period; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to decrease the oil prices in Pakistan in accordance with decreased prices in international market, if so, when?

Syed Naveed Qamar: (a) The percentage of average decrease in oil prices in international market from September 2008 to January 2009 is as under:—

Product	1-Sep-08	30-Jan-09	Decrease (%)
MS 95 RON ($bbl)	113.48	56.31	57.17 (50%)
Naphtha ($/ton)	937.66	406.01	531.65(57%)
SKO ($/bbl)	130.11	57.01	73.10(56%)
HSD($/bbl)	124.68	52.92	71.76(58%)
FO ($/ton)	674.75	261.12	413.63(61%)
Crude ($/bbl)	112.30	43.21	69.09(62%)

(b) The percentage of oil prices decrease in Pakistan during the September 08 to January 09 is as under:—

As of 1st September 2008 Rs./litre

Product	Price without Tax	Tax		Ex-depot sale price with Tax
		PDL	GST	
MS	55.06	19.65	11.95	86.66
HOBC	62.00	20.83	13.25	96.08
Kerosene	50.32	—	8.05	58.37
HSD	55.72	—	8.92	64.64
LDO	48.71	—	7.79	56.50

As of 30th January 2009 Rs./litre

Product	Price without Tax	Tax		Ex-depot sale price with Tax
		PDL	GST	
MS	22.39	27.32	7.95	57.66
HOBC	24.71	37.43	9.94	72.08
Kerosene	31.77	12.95	7.15	51.87
HSD	34.25	14.98	7.88	57.14
LDO	29.28	12.10	6.62	48.00

Change /Decrease Rs./litre

Product	Decrease (%)	Decrease (%)
MS	32.67 (59%)	29 (33%)
HOBC	37.29 (60%)	24 (25%)
Kerosene	18.55 (37%)	6.5 (11%)
HSD	21.44 (38%)	7.5 (11%)
LDO	19.43(40%)	8.5 (14%)

(c) It has been decided that the impact of increase/decrease in international market price will be passed on to the consumer as per formula.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں کمی اور اس کمی کا پاکستان میں شرح فیصد کیا ہے؟ انہوں نے ابھی حال ہی میں تیل کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ یہ بتائیں کہ کس کی قیمت بڑھی ہے اور آپ کا سوال کیا ہے؟ ڈاکٹر صاحب سوال کریں تاکہ آپ specific ہو جائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اس مرتبہ جو قیمتیں بڑھائی گئی ہیں میرا سوال اس سے متعلق ہے۔ قیمتیں بڑھانے کا جواز کیا تھا؟ غریبوں پر اتنا بوجھ ڈالا گیا۔ تیل کی قیمتیں کم کرنے کا کوئی ارادہ ہے کہ نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے آپ کا سوال آگیا ہے۔ جی وزیر صاحب۔

سید نوید قمر: جناب والا! سینیٹر صاحب کے سوال کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ پٹرولیم کی قیمتیں internationally fluctuate کرتی ہیں، حکومت نہ تو قیمتیں بڑھاتی ہے نہ ہی کم کرتی ہے، او گرا اس کو اس حساب سے notify کرتی ہے۔ پٹرول کی قیمت میں extra ordinary اضافہ ہوا تھا، کیونکہ Gulf میں ایران کی demand زیادہ آگئی جس سے قیمتیں بڑھ گئی ہیں، وہ crude and diesel کی قیمتوں پر reflect نہیں کرتا۔ یہ ایک temporary phenomenon ہے جو کہ over a period of time stabilize ہو جائے گا۔ Again let me assure you کہ یہ بالکل pass through items ہوتے ہیں، حکومت اس میں نہ کوئی addition کرتی ہے اور نہ subtraction کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): وزیر صاحب موجود ہیں، میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گزارش کروں گا کہ عوام پہلے ہی مہنگائی، لوڈشیڈنگ اور پٹرول کی قیمتوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اب gas shedding بھی شروع ہو گئی ہے اور gas shedding کا یہ حال ہے کہ چولہے بند ہو گئے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ gas shedding کب بند کریں گے؟ اس عوام پر جو مصیبت آئی ہے وہ کب اس سے چھٹکارا حاصل کریں گے؟

سید نوید قمر: جناب والا! جہاں تک اس issue کا تعلق ہے yes, there is a supply and demand gap جس کی وجہ سے جب سردی بڑھتی ہے تو domestic demand زیادہ ہو جاتی ہے جس سے pressure بھی کم ہو جاتا ہے اور گیس بھی نہیں ہوتی لیکن ہمارے موسم کی اس وقت جو صورت حال ہے by the end of this month, there should be no load shedding.

سینیٹر وسیم سجاد: اس کا مطلب یہ ہے کہ گرمیوں میں ہیٹر جلانے کی اجازت ہو گی، سردیوں میں ہیٹر جلانے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی ہارون صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: میرا وزیر صاحب سے specific question ہے کہ یہ چار مہینے کے figures ہیں اور internationally high speed diesel کی قیمتیں 58% decline ہوئی ہیں

اور آپ لوگوں نے قیمتیں 11% pass through کی ہیں۔ یہ تو temporary phenomenon نہیں ہے یہ تو ایک major problem ہے کہ چار مہینے میں اگر internationally 58% prices decline ہوئی ہیں اور آپ consumers کو 11% pass through کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی محترمہ سبینہ صاحبہ۔ سوال کر لیں آپ کا آخری سوال ہے۔

سینیٹر سبینہ رؤف: جناب والا! زیارت کے علاقے میں جنگلات کو ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ علاقے میں جنگلات کو کٹائی سے بچانے کے لیے زیارت ٹاؤن سے سنگجانی ٹاؤن تک gas pipeline extend کرنے کی حکومت کی کوئی تجویز ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سید نوید قمر: جناب والا! specifically زیارت کو بھی through pipeline گیس پہنچائی جا سکتی ہے اگر that is not feasible تو وہاں پر stand alone town gas کے بھی projects کیے جا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال پیرزادہ صاحب۔ سوال نمبر 48.

48. *Senator Dr. Abdul Khaliq Pirzada: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the number of persons working in the Ministry of Religious Affairs with province−wise break up; and

(b) the number of vacant posts in the Ministry and the time by which these will be filled in?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) Province wise break up of persons working in the Ministry is as under:—

Province wise details.	Number of posts
Punjab	148
Sindh	17
NWFP	32

Balochistan	05
FATA	02
NA	07
AJK	12
Total:	223

(b) The following posts are lying vacant in the Ministry and will be filled in as mentioned against each in the remarks column:—

Sl. No.	Name of Post	BPS	No. of posts	Remarks
1	Director General (R&R)	20	1	100% Promotion post. The case for the promotion of senior Director (BS−19) will be processed by C.S. Board.
2	Consultant	18	1	The post has been referred to the Ministry of Finance/ Establishment Division for conversion as Section Officer.
3	Deputy Director (R&R)	18	1	Case referred to FPSC for recruitment.
4	Assistant Director	17	2	Referred to FPSC for recruitment.

5	Data Base Administrator	17	1	Recruitment Rules of the post are being framed.
6	Programmer	17	1	Recruitment Rules of the post are being framed.
7	System Operator	16	1	Recruitment Rules of the post are being framed.
8	Data Processing Assistant	16	4	Case referred to FPSC for recruitment.
9	Stenotypist Punjab − 01 AJK – 01 (Sindh−U) − 01	12	3	Posts were advertised. Test/Interviews held and will be finalized soon.
10	Assistant (Balochistan Quetta)	14	01	Post was advertised. Test/Interviews held and will be finalized soon.
	TOTAL:		16	

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: اس میں کوئی supplementary نہیں ہے، جواب انہوں نے دیا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی طرف سے کوئی supplementary نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: پورا جواب نہیں آیا، میں نے اس کی مدت مانگی تھی۔ سوال یہ تھا کہ یہ آسامیاں کب تک fill کر لی جائیں گی؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ تشہیر کر دی گئی

ہے اور جلد ہی مکمل کر لی جائیں گی، یہ جلد fill کرنے والا کوئی جواب نہیں ہے، اس کے لیے کوئی time frame دیں کہ دو مہینے، چار مہینے میں یہ fill ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب اس کے لیے آپ انہیں کوئی time دیں کہ اتنے وقت میں یہ کام ہو جائے گا۔

جناب نور الحق قادری: جناب والا! ان میں کچھ آسامیوں کے لیے Public Service Commission involve ہے، ان کو کہا گیا ہے اور Establishment Division کو کہا گیا ہے۔ وزارت نے جو بھرتیاں کرنی ہیں وہ آخر میں No. 9 and No. 10 ان پر test/interviews ہو چکے ہیں اور اسی مہینے final ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: اسی مہینے میں final ہو جائیں گے۔ جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: میں وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر انہوں نے جو province-wise break up دیا ہوا ہے regarding the persons working in the Ministry. اس بارے میں میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ پنجاب سے 148 posts ہیں، NWFP سے 32 posts ہیں، کیا وجہ ہے کہ سندھ سے صرف 17 posts ہیں جبکہ میرے خیال میں second biggest province Sindh ہے۔ وزیر صاحب اس کی وجہ بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب نور الحق قادری: یہ Ministry کا کام ہے۔ کچھ posts پر fresh appointments ہوتی ہیں، کچھ اس میں promotions ہوتی ہیں اور کچھ transfer and deputation پر آتے ہیں لیکن جتنی بھی strength ہے وہ Establishment Division کے rules کے مطابق ہوتی ہے۔ ایک Ministry میں اگر کسی صوبے یا آبادی کا تناسب کم ہو جائے تو اس کو دوسری Ministry میں وہ cover کر دیتے ہیں۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: یہ quota basis پر آپ کر رہے ہیں یا کس بنیاد پر کر رہے ہیں۔ پنجاب کی 148 posts ہیں اور سندھ کی صرف 17 posts ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب نورالحق قادری: محترمہ کی تسلی کے لیے میں دوبارہ عرض کروں گا کہ یہ معاملہ Establishment Division سے تعلق رکھتا ہے وہ جس طرح ہمیں rules بتاتے ہیں، دکھاتے ہیں اور ان کی جو advice ہوتی ہے اس کو ہم follow کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب والا! سندھ کو 17 posts دی گئی ہیں تو میں معزز وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ اگر صوبہ سندھ سے آپ کو کوئی پڑھا لکھا آدمی نہیں مل رہا تو کیا آپ ہمیں additional funds for education of the poor people of Sindh دے رہے ہیں تاکہ ہمارے لوگ بھی پڑھ لکھ جائیں so that ان کو بھی وزارتوں میں نوکریاں مل جائیں اور وہ دوسرے صوبوں سے at par ہو جائیں۔ And the same for Balochistan ان بے چاروں کی چار posts ہیں تو یہ جو چھوٹے صوبے ہیں ان کو آپ کب equal حق دیں گے، کب آپ ان کو پاکستانی مانیں گے؟

جناب چیئرمین: یہ question ہے۔ اس وقت اس پر debate نہیں ہو گی۔

جناب نور الحق قادری: جو ابھی fresh appointments ہونی ہیں جس کے لیے پیرزادہ صاحب نے پوچھا تھا اس میں سندھ کے کوٹے سے 2 seats ہیں اور ان کو fill کیا جائے گا اور کاش! وزارت مذہبی امور کے پاس فنڈز ہوتے تو سندھ کے لیے ضرور دیتے۔

جناب چیئرمین: زاہد صاحب، آخری سوال۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب والا! جو fresh appointments ہو رہی ہیں جن کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ interviews ہوئے ہیں تو یہ کوٹے کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے کیونکہ اس میں کوٹے کا تناسب نہیں ہے کیونکہ پہلے جس طرح کہا گیا کہ پہلے جو کوٹا دیا ہے اس میں فاٹا کے صرف دو بندے ہیں۔ تو یہ کوٹے کے لحاظ سے ہیں یا بغیر کوٹے کے ہیں؟

Mr. Chairman: Simple question. Is it with quota or without quota?

جناب نورالحق قادری: جناب والا! کوٹے کا تعین Establishment Division کرتا ہے۔ ہمیں وہ جو advice کرتے ہیں اس کے مطابق ہم appointments کرتے ہیں۔ No.9 کے لیے انہوں نے کہا ہے پنجاب کی ایک seat ہے، آزاد کشمیر کی ایک seat ہے اور سندھ کی ایک seat ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کو علم ہونا چاہیے کہ quota basis پر ہے یا کس basis پر appointments کی گئی ہیں۔ اس کا باقاعدہ پتا کرکے معزز سینیٹر کو بتا دیں۔

جناب نورالحق قادری: اگر fresh question آجائے تو ہم بتا دیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: ہمارے صوبے کا ذکر ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے صوبے کا ذکر ہے ہی نہیں، آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب نورالحق قادری: اس کی ہم معلومات کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، عبدالخالق پیرزادہ صاحب۔

49. *Dr. Abdul Khaliq Pirzada: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of houses dehired by the Ministry of Housing and Works during the last seven years; and

(b) the names of owners of the said houses to whom Ministry did not pay the rent for the period during which it remained in government occupation and the time by which the same will be paid to them?

Mr. Rahmatullah Kakar Advocate (Minister for Housing & Works): (a) Hiring of houses were decentralized and relevant record transferred to the departments of allottees in the year 2004. Moreover, as a result of incident of Lal Masjid on 3rd July, 2007, the pending record of dehired houses with Estate Office Islamabad has been burnt.

(b) Payment to the owners of dehired houses have already been released. However, someone having any pending claim can approach Estate Office along with supporting record to clear his outstanding dues.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ گزشتہ سات سالوں کے دوران dehired مکانات کی تعداد کیا ہے اور ان مذکورہ مکانات کے مالکان کے نام کیا ہیں جن کو وزارت نے اس عرصے کے دوران کرایہ ادا نہیں کیا، جناب والا! بہت بڑی شکایات موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اس کا یہ جواب نہیں ہے کہ ہمیں کہیں کہ اسٹیٹ آفس کے پاس چلے جائیں، وہ ان کو کرایہ دے دیں گے اگر کسی کو شکایت ہے۔ لوگ یہی تو کہتے ہیں کہ ہم اسٹیٹ آفس جاتے ہیں لیکن ہمیں اپنے حقوق نہیں ملتے تو ان کا اگر کوئی خاص طریق کار ہے تو بتا دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے ۳ جولائی ۲۰۰۷ کو لال مسجد کے سانحہ کے نتیجے میں اسٹیٹ آفس میں dehired مکانوں کا التوا میں پڑا ہوا ریکارڈ جل گیا ہے، اب اس کا علاج کیا ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! پوری فہرست موجود ہے اس وقت جو مکانات hire کیے گئے تھے ان کو payments ہو چکی ہیں۔ کچھ cases for payments through courts آئے تھے ان کو بھی payment ہو چکی ہے۔ یہ درست ہے کہ لال مسجد کے واقعہ میں hired houses کا ریکارڈ جل گیا۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی claimant ہے تو اسٹیٹ آفس اس کے ساتھ بیٹھ کر، اس کے بقایا جات کی ادائیگی کرنے کے لیے تیار ہے ۔ ویسے under the Government policy, in 2004 سے متعلقہ ریکارڈ الاٹیوں کے محکموں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: وزیر صاحب نے کہا کہ ریکارڈ جل گیا ہے تو ان کے پاس تو کوئی details نہیں ہوں گی ۔ کیا مستقبل میں اس وزارت کا کوئی پروگرام ہے کہ یہ پورے ریکارڈ کو computerize کریں اور اسے محفوظ کریں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: اس وقت جو ریکارڈ ہے وہ almost computerized ہے اور جو تھوڑی بہت computerization رہ گئی ہے وہ ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ، پروفیسر محمد ابراہیم خان صاحب۔

50 *Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to Union Councils Hinjal, Sukari, Amandi and Fatima Khel, District Bannu, if so, when?

Syed Naveed Qamar: Currently, there is no plan to supply gas to Union Councils Hinjal, Sukari, Amandi and Fatima Khel, District Bannu due to financial and physical constraints faced by the Gas Company and the huge gap between gas demand and supply.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! میرا سوال تین حصوں پر مشتمل تھا، اس کے دو حصے کاٹ دیے گئے ہیں۔ پہلے دو حصے نہیں آئے، وہ یہ تھے کہ کیا یہ یونین کونسل پہلے سے گیس کی فراہمی کی سکیم میں شامل تھی، اگر شامل تھی تو کیا وجوہات تھیں کہ ان کو نکالا گیا ہے اور پھر یہاں جو وجہ بتائی گئی ہے کہ ان کو گیس مہیا نہیں کی جا سکتی ایک تو financial and physical constraints ہیں اور خالد محمود سومرو صاحب کے سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ trillions of rupees کمائے جا رہے ہیں اور پھر بھی financial constraints ہیں اور physical constraints ہیں تو وزیر محترم بتائیں کہ جس طرح عباس خان صاحب بار بار کہتے ہیں ان کے گاؤں

کے پاس سے یہ گیس پائٹ لائن گزرتی ہے یہی صورت حال ہے کہ میرے اپنے گاؤں کے پاس سے پائپ لائن گزر رہی ہے تو physical constraint کیا ہے اور میرا آخری سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں gas supply and demand کا مسئلہ ہے۔ اس علاقے میں gas supply and demand مسئلہ نہیں ہے gas pressure زبردست ہے اور بیورو کریسی کی طرف سے غلط معلومات فراہم کی جاتی ہیں اس لیے بتایا جائے کہ اس علاقے کو کب گیس فراہم کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: سید نوید قمر صاحب۔

سید نوید قمر: شکریہ، جناب چیئرمین! جب ہم constraints کی بات کرتے ہیں خواہ وہ گیس کی ہوں یا finance کی تو over all system کی بات کرتے ہیں۔ ہمارا یہ مقصد قطعاً نہیں ہے کہ جو کہیں سے pipeline گزر رہی ہو گی اس میں گیس کم ہے یا زیادہ ہے۔ چونکہ گیس کی over all shortage ہے تو جو پہلے سے ہی schemes pipeline میں ہیں ان کو پورا کرنے اور ان تک گیس پہنچانے میں حکومت کو مشکلات پیش آرہی ہیں جب تک کہ ہم اس میں additional gas مہیا نہ کر سکیں تو further new schemes add کرنے میں ایک slow down ہے اور جو جو villages scheme میں add ہوں گے ان کو تو ظاہر ہے کہ گیس دی جائے گی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! پنجاب میں گیس کی supply and demand کا مسئلہ ہے اس کی سزا مجھے کیوں دی جا رہی ہے، وہاں اگر گیس پوری نہیں ہو رہی تو وہاں کے لیے اپنا انتظام کریں لیکن میرے علاقے کے لیے جب اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت دی ہے ، گیس پاس سے گزر رہی ہے اور میرے گاؤں کو محروم رکھا جا رہا ہے، اس کو کب تک محروم رکھا جائے گا اور پنجاب کے ساتھ منسلک کر کے مجھے کب تک اس کی سزا دی جائے گی۔

سید نوید قمر: اس کا simple جواب وہی ہے جو میں پہلے دے چکا ہوں کہ preference انہی علاقوں کو دی جائے گی جہاں سے گیس نکلتی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال۔

51. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of members on the Board of Directors of OGDCL, PPL,

PSO, Sui Northern, Sui Southern and PARCO with province-wise break up?

Syed Naveed Qamar: Number of members on the Board of Directors of OGDCL, PPL, PSO, SNGPL, SSGCL and PARCO with province-wise break up are at Annexure-I, II, III, IV, V and VI respectively.

Annexure-I

LIST OF DIRECTORS OF OGDCL BOARD AS ON 04-02-2010 ALONG WITH THEIR DOMICILES

Sl. #	NAME	DESIGNATION	DOMICILE
1.	Mr. Farooq Rahmatullah	Chairman	Abbotabad, NWFP
2.	Mr. Zahid Hussain	Managing Director / CEO (*On medical leave w.e.f. 04-01-2010 to 19-02-2010*) *	Karachi, Sindh
3.	Mr. Muhammad Ejaz Chaudhry	Director	Sahiwal, Punjab
4.	Mr. Nasir Mehmood Khosa	Director	D.G. Khan, Punjab
5.	Syed Masieh-ul-Islam	Director	Rajanpur, Punjab.
6.	Mr. Fahd Shaikh	Director	Karachi, Sindh
7.	Dr. Kaiser Bengali	Director	Karachi, Sindh
8.	Mr. Tariq Faruque	Director	Karachi, Sindh
9.	Miss Shagufta Jumani	Director	Hyderabad, Sindh
10.	Senator Mir Wali Muhammad Badini	Director	Balochistan
11.	Mr. Wasim A. Zuberi	Director	Islamabad

* Mr. Shah Mehboob Alam, Executive Director officiating as Managing Director / CEO.

Annexure-II

PAKISTAN PETROLEUM LIMITED
LIST OF DIRECTORS ON PPL BOARD

S. No.	Name of Director	Designation
1	Mr. Mohammad Azam Khan Alizai	Chairman
2	Mr. Khalid Rahman	Managing Director / Chief Executive
3	Mr. S. R. Poonegar	Director
4	Mr. Sajid Zahid	Director
5	Mr. Pervaiz Kausar	Director
6	Mrs. Roshan Khursheed Bharucha	Director
7	Mr. Irshad Ahmed Kaleemi	Director
8	Mr. Khushhal Khan	Director
9	Position Vacant	Note-1

Note:

1. *Casual Vacancy existing on PPL Board due to resignation of Kaldany, IFC nominee Director with effect from 22 December, 2009.*

ANNEXURE – III

NUMBER OF DIRECTORS ON THE BOARD OF PAKISTAN STATE OIL COMPANY LIMITED

S.No	NAME OF DIRECTORS	PROVINCE
1.	Mr. Sabar Hussain Director General (Oil), MP&NR	Punjab
2.	Mr. Mahmood Akhtar Joint Secretary (EF&P) / Financial Adviser (P&NR)	Punjab
3.	Mr. Pervaiz A. Khan CEO, Uch Power (Pvt) Limited	Punjab
4.	Mr. Malik Naseem Hussain Labir	Punjab
5.	Mr. Osman Saifullah Khan CEO, Saif Group of Companies	NWFP
6.	Mr. Irfan K. Qureshi Managing Director, Pakistan State Oil Company Limited	Punjab
7.	Mr. Hammayun Jogezai	Balochistan

Annexure-IV

SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED (SNGPL)

Name of Directors	Nominee	Provinces
Mian Misbah-ur-Rehman	GOP	Punjab
Mr. A. Rashid Lone	GOP	Punjab
Mr. M. Iqbal Awan	GOP	Punjab
Mr. Mansoor Muzaffar Ali	GOP	Punjab
Mr. Arif Ibrahim	GOP	Punjab
Mr. Tariq Iqbal Khan	GOP	Punjab
Mian Raza Mansha	MCB	Punjab
Mr. Inam ur Rahman	DHCL	Punjab
Syed Muhammad Asghar	DHCL	Punjab
Dr. Faizullah Abbasi	GOP	Sindh
Mr. Abdul Bari Khan	GOP	Sindh
Mr. A. Samad Dawood	DHCL	Sindh
Syed Zahir Ali Shah	GOP	NWFP

Annexure-V

SUI SOUTHERN GAS COMPANY LIMITED

S. No.	Name		Province
1	Mr. Salim Abbas Jilani	Chairman	Punjab
2	Dr. Faizullah Abbasi	Managing Director	Sindh
3	Mr. Abdul Rashid Lone	Director	Punjab

4	Mr. Shaukat Channa	Director	Sindh
5	Mr. Ayaz Dawood	Director	Sindh
6	Mr. Faisal Ahmed	Director	Sindh
7	Engineer M.A. Jabbar	Director	Sindh
8	Mr. Abbas Ali Mehkri	Director	Sindh
9	Mr. Mirza Mahmood Ahmad	Director	Punjab
10	Mr. Ahmad Buksh Lehri	Director	Balochistan
11	Mr. Nessar Ahmed	Director	Sindh
12	Mr. Mansoor Muzaffar Ali	Director	Punjab
13	Mr. Shahid Aziz Siddiqui	Director	Sindh
14	Mr. Zahid Hussain	Director	Sindh

PARCO

Annexure-VI

PAK-ARAB REFINERY LIMITED

BOARD OF DIRECTORS

AS AT FEBRUARY 8, 2010

S.No.	Name of Chairman/ Directors	Location
1.	Mr. Naveed Qamar Chairman	Karachi
2.	Mr. Muhammad Rasheed Jung Managing Director	Karachi
3.	Mr. G A Sabri Director	Lahore
4.	Mr. Mahmood Akhtar Director	Islamabad

5.	Nawab Hassan Ali Khan Director	Karachi
6.	Mr. Sakib Sherani Chairman/ Di Director	Karachi
7.	Mr. Mohamed H.Al. Mehairi Vice Chairman ADPI Nominee, Abu Dhabi, UAE	Abu Dhabi
8.	Mr. Ahmed Ghaleb Al Muhairi ADPI Nominee, Abu Dhabi, UAE	Abu Dhabi
9.	Mr. Mohamed Mahmoud Al Khaja ADPI Nominee, Abu Dhabi, UAE	Abu Dhabi
10.	Mr. Jeffrey Rinker ADPI Nominee, Abu Dhabi, UAE	American

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! میں نے وزیر صاحب سے پوچھا تھا کہ ان کے ماتحت OGDCL, PPL اور جتنے بھی ادارے ہیں ان کے Board of Directors میں صوبہ وار کیا پوزیشن ہے۔ جناب! یہ بہت اہم سوال ہے۔ انہوں نے OGDCL کے جو figures دیے ہیں ان میں سندھ پانچ، پنجاب تین، بلوچستان کا صرف ایک ہے اور پختونخواہ کا شاید ایک ہے۔ سندھ کا اس میں کوئی نہیں ہے۔ PPL نے province wise figures نہیں دیے۔ میں نے سوال میں صوبوں کا ذکر کیا تھا لیکن اس میں نہیں دیا گیا۔ میرے خیال میں اس میں کوئی بڑا گھپلا ہو گا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ PSO کا ہیڈ کواٹر سندھ میں ہے اور سندھ کا ایک بندہ بھی Board of Directors میں نہیں ہے۔ وہ آپ کا صوبہ ہے اور میں آپ کی نمائندگی کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے آپ سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ کرنے کے لیے کب تک ان کا کوٹا پر کیا جائے گا؟ اس ضمن وہ کیا اقدامات لے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: اب وزیر صاحب کو جواب دینے دیں۔ آپ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی جواب دیتے ہیں۔ جی وزیر صاحب۔

سید نوید قمر: جناب! میں آپ سے عرض کروں کہ جیسے ہی میں نے یہ قلمدان سنبھالا ہے، میری بھی یہی کوشش ہے کہ جہاں کہیں بھی imbalances ہیں ان کو ٹھیک کیا جائے۔ میں تھوڑی

سی وضاحت کر دیتا ہوں کہ بلوچستان سے ہم نے OGDC میں Directors رکھے تھے، سینیٹر ولی محمد بادینی صاحب جو اسی ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اور بلوچستان گورنمنٹ کے کہنے پر چیف سیکرٹری بلوچستان ناصر محمود کھوسہ صاحب کو انہوں نے nominate کیا تھا۔ اب وہاں کے چیف سیکرٹری change ہو گئے ہیں تو obviously they will put another nominee تو ہم پھر یہ نام change کر دیں گے۔ جناب! PPL میں بھی بلوچستان کے دو nominees ہیں اور یہ set up بہت پرانا چلا آرہا ہے۔ اس کو ہم revamp کر رہے ہیں، اس میں ایثار پونی گر اور روشن خورشید بھروچہ دونوں کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ جہاں تک PSO کا تعلق ہے اس میں سندھ کے دو نمائندے رکھے گئے تھے for their own personal reasons they declined تو وہ دو positions ابھی خالی ہیں and we will be replacing them with new names in due course of time. جناب! اسی طرح سے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ہم نہیں چاہتے بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ imbalance جہاں کہیں بھی ہے اس کو ہم correct کرتے جائیں اور تمام organizations میں چاروں صوبوں کی نمائندگی آجائے۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر مالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب! کوئی criteria رکھ لیں، ولی محمد بادینی کو چھوڑ کر میں یہ بات کر رہا ہوں کہ جتنے نمائندے آپ نے رکھے ہیں وہ سارے dummy ہیں۔ خدا کے لیے ہم پر رحم کریں۔ You are putting Hamyyun Jogezai who is a police officer اور باقی تین آدمی جو آپ نے رکھے ہیں I have lot of regard for them. جناب! پونی گر نے میری بہت خدمت کی ہے لیکن جو بندے آپ رکھتے ہیں دیکھ کر رکھیں۔ اگر ہمارے نمائندے یہ ہیں تو پھر اس سے بہتر ہے کہ ہمیں آپ کوئی نہ دیں۔

سید نوید قمر: جناب! میں نے PPL کی بات کی ہے کہ یہ پچھلی حکومت کے رکھے ہوئے نمائندے ہیں، ہم ان کو revamp کر رہے ہیں اور بلوچستان سے یہ نمائندے change کیے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میرا پہلا سوال PPL کے بارے میں ہے کہ اس میں آپ نے تفصیلات نہیں بتائی ہیں کہ کس کا کس صوبے سے تعلق ہے، وہ آپ بتا دیں۔ دوسرا یہ ہے کہ میں سوئی گیس میں دیکھ رہا ہوں کہ بلوچستان سے کوئی بھی نہیں ہے۔ دس میں سے سب سے زیادہ پنجاب سے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سید نوید قمر: جناب! PPL کا جو اس وقت Board ہے اس کے چیئرمین علی زئی صاحب ہیں اور ان کا تعلق پختونخواہ سے ہے۔ خالد رحمٰن سندھ اربن سے ہیں، پونی گر صاحب بلوچستان سے ہیں، ساجد زاہد صاحب سندھ سے ہیں۔۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدلمالک: میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ بلوچستان سے نہیں ہیں، وہ بلوچستان سے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کا criteria ایسا ہونا چاہیے کہ لوگ اس کے لیے fight کر سکیں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ ان تمام boards میں آبادی کے تناسب سے پختونخواہ کی نمائندگی کب تک پوری کر دیں گے؟

Mr. Chairman: I think everybody is asking the same question

آپ ایک composite answer دے دیں۔

سید نوید قمر: جناب! جیسے میں نے کہا کہ اس وقت جو additional نام آئے ہیں اس میں ہم نے mostly کوشش کی کہ یہ transparent ہو۔ یہ بات کہ آبادی کے تناسب سے، میں یہ اس لیے نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس میں گورنمنٹ کی 100% share holding نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے نمائندے ہیں جو ex–officio یا by designation ہیں، اس وقت جو بھی شخص اس position کو occupy کر رہا ہوتا ہے، اس کو reflect کرتا ہے۔ کچھ ایسے share holders ہیں جو private sector کے ہیں وہ اپنے نمائندے رکھیں گے، اس پر بھی گورنمنٹ کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ تو صرف وہاں پر اپنا pressure ڈال سکتی ہے جہاں اس کی اپنی share holding ہو اور اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نمائندگی دی جا سکے۔ ایک آدھ بورڈ ہے

جسے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ under representation ہے، particularly کچھ areas میں جیسے سوئی ناردرن میں پختونخواہ کا پہلا نام ابھی ہم نے ڈالا ہے، شاید وہاں بھی increase کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دوسرے جو nominees ہیں انہیں بھی ہم correct کرتے جائیں گے۔ جہاں تک سینیٹر مالک کے سوال کا تعلق ہے، ہم وہاں کی گورنمنٹ اور جو stakeholders ہیں ان کی coordination سے ہی یہ نام ڈال دیتے ہیں۔ اگر کہیں specific نام recommended ہوں تو وہ بھی یہ مہربانی کرکے دے دیں so that they can be put under consideration.

جناب چیئرمین: جی شاہد بگٹی صاحب۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ سے بڑی humbly request کروں گا کہ نوید قمر کو تو آپ bail out کرلیتے ہیں کیونکہ اس سے تو آپ کا یارانا ہے لیکن آپ تمام وزیروں کے ساتھ یہ رویہ نہ رکھیں، ہمارے questions آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ question کریں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! مجھے صرف آپ کے دو منٹ چاہییں، میں کبھی کبھار تو بولتا ہوں اور آپ سے تو میں تھوڑی سی liberty بھی لے لیتا ہوں۔ جناب! میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہم اس میں سے صرف سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کو دیکھیں اور سوئی سدرن گیس پائپ لائن کو دیکھیں، اگر ہم بات کرتے ہیں تو یہ مسئلہ سامنے آتا ہے کہ یہ لوگ صرف بلوچستان کی بات کرتے ہیں۔ جناب! دس پندرہ سال سے سندھ کی گیس گرڈ کا contribution بہت بڑھ گیا ہے۔ اس سے پہلے صرف ایک سوئی گیس فیلڈ تھی جو پورے پاکستان کو گیس فراہم کر رہی تھی۔ سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کا source بھی سوئی گیس ہی تھا اور SSGTC کا source بھی سوئی گیس فیلڈ ہی رہا ہے۔ اس میں اگر دیکھیں تو بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے اور SSGTC جو distribution network ہے جو کہ سندھ اور بلوچستان کو گیس فراہم کرتا ہے اس میں بھی صرف ایک گورنمنٹ official ہے اور private sector سے اس کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ جناب! یہ زیادتیاں کب تک چلتی رہیں گی۔ ابھی وزیر صاحب پھر سے یہ ہی کہیں گے کہ ہم اس کو revamp کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Right. Yes Minister Sahib. It is the same question which you have already answered. Yes, Zahid Sahib.

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! آپ نے پھر نوید قمر کو bail out کر دیا ہے۔

Mr. Chairman: He has already answered this question.

Syed Naveed Qamar: Let me categorically state one more time sir that

جہاں جہاں بھی anomalies ہیں وہاں ہم انہیں درست کریں گے۔ سوئی ناردرن میں جو نمائندگی ہے، کیونکہ north میں ہے تو پشتونخواہ کی نمائندگی اس میں زیادہ ہونی چاہیے۔ سوئی سدرن میں سندھ اور بلوچستان کی زیادہ ہونی چاہیے۔ اب ایک رہ گیا ہے تو اس کو بھی ہم ٹھیک کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی سمجھ گئے۔ جی سینیٹر محمد زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: منسٹر صاحب، مہربانی کریں اور اس پوری لسٹ کو دیکھیں۔ اس میں فاٹا کا ایک بندہ بھی نہیں۔ یہ فاٹا کے ساتھ نا انصافی ہے۔ وزیر صاحب ہاؤس کو جواب دے دیں کہ آپ اس کمی کو پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عباس خان صاحب۔

سینیٹر عباس خان: اس میں بھی فاٹا کے لوگوں کو رکھیں تا کہ لوگوں کو پتا چلے کہ فاٹا پاکستان کا حصہ ہے۔

جناب چیئرمین: سب کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ [1]I think, the question hour is over. Now, let us take the leave applications.

31. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of vehicles owned by Sui Northern Gas Pipelines Limited and its sub−ordinate offices; and

---

[1] [The remaining questions and their replies are placed on the table of the House and are taken as read].

(b) the amount spent on the maintenance / repair and fuel of the said vehicles during the last three years with year-wise break up?

Syed Naveed Qamar: (a) Number of vehicles owned by Sui Northern Gas Pipelines Limited and its sub-ordinates offices is at Annexure-I.

(b) Amount spent on the maintenance/repair and fuel of the said vehicles during the last three years with year-wise break up is at Annexure-II.

Annexure-I

NUMBER OF VEHICLES
OWNED BY SNGPL
AS ON 30-06-2009

Sr#	Regions	Total
1.	Abbottabad	19
2.	Bahawalpur	24
3.	Faisalabad(D)	40
4.	Faisalabad (T)	77
5.	Gujranwala	25
6.	Head Office	107
7.	Islamabad	77
8.	Lahore Region	61
9.	Multan (D)	31

10.	Multan (T)	58
11.	Peshawar	35
12.	Projects	384
13.	Wah (T)	33
	Total	971

Annexure-II

SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED

NUMBER OF VEHICLES OWNED BY SNGPL

AS ON 30-06-2009

Number of Vehicles 971

REPAIR & MAINTENANCE / FUEL STATEMENT

FOR FINANCIAL YEARS 2006-07, 2007-08 & 2008-09

Financial Year	Repair / Maintenance Expenses (Rupees in million)	Fuel Expenses (Rupees in million)	Total (Rupees in million)
2006-07	52.509	190.267	242.776
2007-08	56.242	219.370	275.612
2008-09	64.391	298.828	363.219
Total	173.142	708.465	881.607

44. *Senator Muhammad Idrees Khan Safi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural Gas to Burma Town, Jabba, Pendorian, New Shakarial and Sowan (Rural Areas of Islamabad), if so, when?

Syed Naveed Qamar: Currently, there is no plan to supply gas to Burma Town, Jabba, Pendorian, New Shakarial and Sowan due to financial and physical constraints faced by the Gas Company and the huge gap between gas demand and supply.

52. *Senator Dr. Abdul Khaliq Pirzada: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of persons working in the Ministry of Housing and Works with province−wise break up; and

(b) the number of vacant posts in the Ministry and the time by which these will be filled in?

Mr. Rehmatullah Kakar Advocate: (a) There are 170 persons working in the Ministry. Province−wise break−up is as under:—

Punjab		98
NWFP		37
Balochistan		02
NA/FATA		04
Sindh		22
AJK		07
	Total	170

(b) 08 posts of officers are lying vacant and will be filled by the Establishment Division. Three posts of staff members are also vacant for which recruitment process is in progress and is expected to be completed by March/ April, 2010.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: چوہدری شجاعت حسین صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 تا 12 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اسلام الدین شیخ صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 9 اور 10 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 12 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ شگفتہ جمانی صاحبہ، وزیر مملکت برائے مذہبی امور نے اطلاع دی ہے کہ بعض سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ 12 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔ بخاری صاحب! یہ Ordinances lay کر دیے جائیں۔

Laying of the Ordinances

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Thank you Mr. Chairman! I beg to move to lay before the Senate the following Ordinances, as required by Clause (2) (a) (ii) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:−

(i) The Pakistan Institute of Development Economics Ordinance, 2009 (XLVIII of 2009).

(ii) The Trade Organizations Ordinance, 2009 (XLIX of 2009).

(iii) The National Command Authority Ordinance, 2009 (L of 2009).

(iv) The Trade Development Authority of Pakistan Ordinance, 2009 (LI of 2009).

(v) The Pakistan Army (Amendment) Ordinance, 2009 (LII of 2009).

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid. Yes, Prof. Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ 26 نومبر 2009 کو جاری کئے جانے والے Ordinances دستور کے مطابق first opportunity میں House میں آنے چاہیے تھے یہ آج 3 مہینے کے بعد کیوں آرہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب چیئرمین! ایک مہربانی تو آپ کریں۔ یہ جو وزیروں کی فوج ظفر موج آپ لوگوں نے پالی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے کیوں کہہ رہے ہیں کہ میں نے پالی ہوئی ہے۔ Please take your words back.

Senator Mir Hasil Khan Bizenjo: I take my words back.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: یہ جو وزیروں کی فوج ظفر موج ہے یہ کم از کم قانون سازی کے وقت تو ادھر موجود رہے۔ جب Ordinances پیش کئے جاتے ہیں تو اس وقت تو ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے Ordinance تو خود پیش کریں۔ اس کا نوٹس ذرا لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ پروفیسر ابراہیم خان صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! Rule 132 کے sub Rule (1) میں ہے!

(1) On the commencement of a session, as soon as may be, all Ordinances referred to in sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of Clause (2) of Article 89, made after prorogation of the last session, shall be laid on the Table.

جناب چیئرمین! ہمارا last session 22 جنوری کو prorogue ہوا ہے۔ آج اور گزشتہ تین چار دنوں میں جتنے Ordinances lay down ہوئے ہیں یہ سب کے سب 2009 کے ہیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ آج اس میں جو National Command Authority Ordinance قومی اسمبلی سے پاس ہو کر transmit ہو چکا ہے اور Pakistan Institute of Development Economics Ordinance گزشتہ session میں قومی اسمبلی سے پاس ہو کر transmit ہو گیا تھا۔ جن Ordinances پر پہلے ہی legislation شروع ہو چکی ہے ان Ordinances کو lay down کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ rules کی مسلسل violation کب تک ہوتی رہے گی۔ آپ custodian ہیں، ہم آپ کے دست و بازو ہیں اور میری درخواست ہے کہ اس House کی کارروائی rules کے مطابق چلائی جائے۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: جناب چیئرمین! پچھلی حکومت میں جب Ordinances اس House میں پیش ہوتے تھے تو بڑا اعتراض ہوتا تھا۔ اس وقت بھی Opposition بڑا اعتراض کرتی تھی تو اب تک یہ سلسلہ کیوں جاری ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: بہت سارے Ordinances تھے جو 2007 میں آئے تھے ان کو 31st July کی judgment کے بعد یہاں پر lay کرنا تھا۔ یہ بات بھی درست ہے کہ بہت سارے Ordinances جو bill treat ہو چکے ہیں قومی اسمبلی میں اور وہاں پر as a bill ان کو پاس بھی کیا گیا ہے اور they have been transmitted. These Ordinances are

only laid before the Senate for information because we are not going for any legislation on these Ordinances. پروفیسر ابراہیم صاحب نے جو بات کی ہے کہ بہت سارے bills قومی اسمبلی سے پاس ہو کر transmit ہو چکے ہیں۔ Certainly those bills would be taken up by the House in this session.

جناب چیئرمین: کھوسہ صاحب، آپ کے دو سوال تھے اور آپ موجود نہیں تھے تو ان کو ہم نے next Tuesday کے لئے رکھا ہے۔

سردار عبداللطیف خان کھوسہ (مشیر وزیراعظم پاکستان): جناب چیئرمین! I was out of station on Tuesday. میں تو آج تیار تھا۔ Thursday کو رکھ دیں۔

جناب چیئرمین: جی Thursday کو رکھ دیتے ہیں۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے Leader of the House یہاں پر موجود ہیں۔ میں چاہوں گا کہ وہ وزیر اعظم صاحب تک یہ بات پہنچائیں۔ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ کل بھی سینیٹ میں زیر غور آیا تھا اور فاضل ممبر نے اٹھایا تھا کہ پانی کا جو crisis ہے وہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور بدقسمتی سے یہ پانی کا crisis جو ہے یہ وفاق کے اوپر strain ڈال رہا ہے اور بالخصوص صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کے درمیان اس مسئلے کی وجہ سے تعلقات تھوڑے سے under pressure اور under strain آرہے ہیں۔ آج کے اخبارات کے مطابق کل جو ارسا کی میٹنگ ہوئی اس میں بھی کوئی خاطر خواہ صورت حال سامنے نہیں آسکی اور پنجاب کے نمائندے نے ارسا سے واک آؤٹ بھی کیا۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہوگی کہ آئین کے تحت ایک فورم موجود ہے جو سیاسی فورم بھی ہے اور آئینی فورم بھی ہے اور وہ فورم Article 153 کے تحت Council of Common Interests ہے اور یہ پانی کا مسئلہ "بابوؤں" سے حل نہیں ہوگا۔ اس میں جب تک political leaderships involve نہیں ہوں گی یہ مسئلہ حل نہیں ہو پائے گا۔ لہذا، آپ کے توسط سے میری گزارش یہ ہوگی کہ وزیر اعظم Article 153 کے تحت جو Council of Common Interests بنی ہے جو Article 155 کے تحت پانی کے مسئلے کو اور پانی کے dispute کو take up کر سکتی ہے، فوری طور پر Council of Common Interests کی meeting call کریں

تا کہ چیف منسٹرز اور political leaderships بیٹھ کر جیسے NFC کے مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کیا گیا ویسے ہی اس مسئلے کو take up کریں۔

Mr. Chairman: Thank you.

Points of order اس وقت نہیں ہوں گے۔ دیکھیں کل یہ فیصلہ ہوا تھا۔ آپ لوگ خود فیصلے کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب! آپ اس بات پر گواہ ہیں۔ میں نے points of order لئے تھے۔ پروفیسر صاحب! please short کیجیے۔ آپ بحث کریں گے۔ بسم اللہ کیجیے۔

Discussion on the Law and Order Situation in the Country.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں جناب چیئرمین! کہ آج آپ نے مجھے motion پر بات کرنے کا موقع دیا۔ موضوع بے حد اہم ہے اور اس پر بڑی اچھی تقاریر ہو چکی ہیں اور ان میں خصوصاً راجہ ظفر الحق صاحب، پروفیسر ابراہیم صاحب اور مولانا گل نصیب صاحب کی تقاریر میں جو تجاویز دی گئی ہیں ان کی تائید کرتے ہوئے تا کہ میں ان کو repeat نہ کروں، اپنی معروضات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

پہلی بات جناب چیئرمین! یہ ہے کہ law and order کا یہ مسئلہ آج پیدا نہیں ہوا ہے، گو آج یہ بہت زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے لیکن مجھے اس بات پر بے حد دکھ ہے کہ اس ایوان میں بار بار اس مسئلے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ Across the board, party divide سے بالا ہو کر ہم سب نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے لیکن حالات سنبھلنے کی بجائے بگڑ رہے ہیں اور مثبت پیش رفت ہمیں نظر نہیں آ رہی ہے۔ یہ بڑی سنجیدہ صورت حال ہے۔ کوئی معاشرہ، کوئی ریاست قانون کی حکمرانی اور انصاف کی فراہمی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اور یہ دونوں جس حالت میں ہیں اور اتنی غفلت برتی جا رہی ہے جو ناقابل معافی ہے۔ اس لیے میں پہلی بات ذرا زور دے کر کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سیاست کا مسئلہ نہیں ہے، یہ Opposition اور Government کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پاکستان کے وجود کا، پاکستان کی عزت کا، پاکستان کے شہریوں کی جان اور مال کے تحفظ کا اور ان کی عزت اور آبرو کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ میں data میں نہیں جانا چاہتا لیکن جناب والا! آپ اس عمل سے واقف ہیں کہ پچھلے سال دہشت گردی کے واقعات سب سے زیادہ ہوئے ہیں، 500 سے زیادہ واقعات اس ایک سال میں ہوئے ہیں۔ خود

کش حملوں کو بھی اگر آپ دیکھیں تو 2002 سے پہلے تو کوئی وجود نہیں تھا۔ 2004 اور 2005 ایک یادو واقعات پورے سال میں ہوتے تھے لیکن 2006, 2007, 2008 اور 2009 مسلسل اس کی لپیٹ میں ہیں اور میں دکھ سے یہ بات کہتا ہوں کہ ہر واقعے کے بعد ایک گھسا پٹا جملہ جو وزیر داخلہ فرما دیتے ہیں کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ ہم نے دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے۔ یہ کیسی کمر ہے کہ سو بار ٹوٹنے کے بعد بھی اسی طرح موجود ہے۔ ابھی کل کا جو واقعہ ہوا ہے، پرسوں کا جو واقعہ ہوا ہے، یہ کیا ہو رہا ہے؟ خدا کے لیے سنجیدگی سے معاملے کو لیجیے۔ اس کے اسباب کی طرف آئیے۔ یہاں پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں اصل مسئلہ criminal justice کا failure ہے۔ اصل مسئلہ ہمارے ہاں پولیس کا اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرنا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک چیز پولیس میں نااہلوں کی سیاسی بنیادوں پر تعیناتی ہے۔ دوسرا پولیس کا استعمال سیاسی مقاصد کے لیے وہ کوئی بھی پارٹی ہو ہر ایک نے کرنے کی کوشش کی ہے۔ تیسری چیز پولیس کی ٹریننگ، اس کو جو equipment چاہیے اور اس کی جو accountability ہونی چاہیے یہ ساری چیزیں موجود نہیں ہیں۔ جب تک آپ criminal justice system جس میں عدالت، investigation, prosecution کل ہی جو data آیا ہے وہ آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے کہ اس ملک میں پچھلے دس سال میں جو کیسز رجسٹر کئے گئے ہیں ان میں سے less than 10% بھی convict نہیں ہوئے۔ اگر ان لوگوں کو آپ نے غلط گرفتار کیا تو یہ نوے فیصدی سے زیادہ معصوم انسان جنہیں آپ نے جیلوں میں ڈالا، اس کی کون جوابدہی کرے گا، ان کی آزادی، ان کے خاندان اور یہ ملک کتنا suffer کر رہا ہے۔ اگر وہ genuine تھے تو اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ آپ دس سال کے اندر less than 10% کو convict کر سکے ہیں۔ جناب والا! یہ بڑے serious مسائل ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ حکومت، اپوزیشن، پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اور جوڈیشری اس کی اہمیت کو محسوس کریں اور اس کا سیاسی حل نکالیں۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک تجربہ ہم نے موٹروے ٹریفک پولیس کا کیا ہے۔ یہ کامیاب تجربہ ہے لیکن اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر آپ پولیس کو reform کرنے کا کام صحیح بنیادوں پر کریں اور جو اس کے اصل تقاضے ہیں، ٹریننگ کے بھی اور تنخواہ کے بھی، accountability کے بھی وہ پورے کریں تو ہم اس دلدل سے نکل سکتے ہیں۔ اس بات کے لیے کوئی کوشش نہیں ہو رہی بلکہ جہاں تک میں نے حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ پنجاب میں پولیس کو جو resources دی گئی ہیں، سندھ میں resources دی گئی ہیں وہ پہلے کے مقابلے میں دوگنی سے زیادہ

ہیں لیکن جرائم بڑھے ہیں کم نہیں ہوئے۔ کیا یہ وقت نہیں آگیا کہ آپ trace کر کے دیکھیں اس میں کہاں کہاں خرابی ہے اور کس طرح ہم اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔

نمبر ۲ جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ کرائم اور lawlessness کے causes کو سیاسی، معاشی اور تاریخی اعتبار سے address کئے بغیر دیرپا تبدیلی نہیں آسکتی۔ اس لیے immediate fire fighting کے لحاظ سے جو اقدامات آپ کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور کریں لیکن خدا کے لیے کچھ وقت آپ اس بات کے لیے بھی دیں کہ بنیادی اقدار ہیں، اس معاملے میں جب تک آپ معاشی پالیسی نہیں بدلتے، جب تک آپ سیاست کو دستور اور قانون کے تابع نہیں کرتے، جب تک ہر ادارہ اپنے دائرے کے اندر اپنی ذمہ داریاں ادا کرے اور دوسروں پر نہ اثر اندازی کریں، نہ سبوتاژ کریں۔ کل میں یہ issue اٹھا چکا ہوں اور آج میڈیا میں بھی یہ بات آئی ہے یہ بڑا serious مسئلہ ہے کہ جوڈیشری کو بہت بڑی جدوجہد کے بعد ایک مقام ملا ہے آپ اس کے تقاضے پورے نہیں کر رہے۔ این آر او پر آپ عمل نہیں کر رہے، ججوں کی appointments پر عمل نہیں کر رہے۔ آپ اس ملک کو clash کی طرف لے جا رہے ہیں یہ بڑا خطرناک کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دستور کی پاسداری، قانون کی پاسداری اور معاشی اسباب، سیاسی اسباب، ثقافتی اسباب ہیں حتیٰ کہ جو sectarian, ethnic معاملات ہیں ہمیں ان کو face کرنا پڑے گا۔ اسی طریقے سے میرے ساتھیوں نے یہ بات کہی ہے اور میں ان کو join کرنا چاہتا ہوں کہ لاپتہ افراد کا مسئلہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ ایک قانونی مسئلہ ہے۔ ایک اخلاقی مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں ایک شخص بھی اگر بلاسبب، بلاوجہ بتائے ہوئے قانون کو پامال کرتے ہوئے گرفتار کیا جاتا ہے، اغوا کیا جاتا ہے، اٹھا لیا جاتا ہے تو یہ ایک ظلم ہے اسے برداشت نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں کوئی improvement نہیں ہو رہی۔ ہمارے ساتھیوں نے کہا اور میں ان کی آواز میں آواز ملانا چاہتا ہوں کہ آغاز بلوچستان پیکج میں آپ نے وعدہ کیا تھا کہ چوبیس گھنٹے میں واپس آجائیں گے۔ جناب والا! چوبیس گھنٹے نہیں ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ نہ صرف واپس نہیں آئے بلکہ اور اٹھائے گئے اور روز یہ عمل جاری ہے۔ حتیٰ کہ اسلام آباد اور راولپنڈی میں یہ عمل جاری ہے۔ کراچی اور بلوچستان میں یہ عمل جاری ہے۔ خدا کے لیے اس معاملے پر توجہ دیجیے۔ نظام کا استحکام محض ان دعوؤں سے نہیں ہوتا کہ ہمیں پانچ سال کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ آپ کی پالیسیوں پر ہوگا، آپ کے عمل سے ہوگا اور اس پہلو سے یہ حکومت ناکام رہی ہے۔ incompetent, mis-governance, priority کا نہ ہونا اور جو دعوے کرتے ہیں، جو پالیسی

بناتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہ وہ اصل چیزیں ہیں جب تک آپ ان کی اصلاحات پر توجہ نہیں دیں گے میں نہیں سمجھتا کہ حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سومرو صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! کوئی نوٹ نہیں لے رہا۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ شاہ صاحب who is taking the note آپ خود کر رہے ہیں۔ تسنیم قریشی صاحب کو بلا لیجیے، law and order پر discussion ہے ۔ ابھی پروفیسر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کسی کو نوٹ تو کرنا چاہیے۔ بات ان کی بالکل صحیح ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: (عربی) اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ بحر و بر میں جو فتنے اور فساد آپ کو نظر آرہے ہیں یہ آپ کے اپنے ہاتھوں کا کیا دھرا ہے۔ آپ کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اگر آپ انصاف کریں گے تو آپ کامیاب رہیں گے۔ (عربی) جس معاشرے میں انصاف نہیں ہوگا وہاں پر امن قطعی طور پر قائم نہیں ہو سکتا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت جو صورت حال بنی ہوئی ہے، اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے تمام جماعتوں کے ذمہ داران، اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک جامع حکمت عملی مرتب کریں۔ چاروں صوبوں کے اندر قوانین یکساں ہونے چاہییں۔ کسی صوبے میں کوئی قانون ہے، کسی صوبے میں کوئی قانون ہے۔ ایک ہی ملک میں جب مختلف قسم کے قوانین ہوں گے تو اس کے نتائج بہتر نہیں نکلیں گے۔ سندھ میں اس وقت پولیس کانسٹیبل کی تنخواہ پانچ ہزار ہے، بلوچستان میں چھ ہزار ہے، سرحد میں گیارہ ہزار ہے، پنجاب میں پندرہ ہزار ہے۔ اب ایک ہی ملک میں چار صوبے اور چاروں کے قوانین الگ ہیں۔

جناب عالی! بلدیاتی نظام کی وجہ سے جو کچھ ہم نے بھگتا وہ سب کے سامنے ہے۔ جنرل پرویز مشرف صاحب نے جو دو بہت بڑے تحفے دیے تھے ایک بلدیاتی نظام کے حوالے سے، ایک پولیس آرڈر کے حوالے سے، پولیس کو انہوں نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اپریشن کو الگ کیا تھا، investigation کو الگ کیا تھا۔ اس آرڈر کی وجہ سے رشوت کے ریٹ بڑھ گئے۔ بلدیاتی نظام کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں قائم کی گئیں۔ صوبوں کے اختیارات کو سلب کیا گیا۔ ہم تو صوبائی

خودمختاری کی بات کرتے ہیں، ہم نے شروع سے اس کی جنگ لڑی ہے کہ صوبوں کو خودمختار بنایا جائے لیکن ایک بہترین نعرے پر انہوں نے صوبوں کے اختیارات سلب کیئے۔ ناظمین کی جو بہت سارے مقامات پر کرپشن ہوئی، کوئی احتساب کا عمل ان کے لیے نہیں۔ جو ناظمین ان کے منظور نظر تھے ان کو تو نوازا گیا لیکن جو ان کے منظور نظر نہیں تھے ان کو لتاڑا گیا۔ آپ دیکھیں rural development کے حوالے سے کیا ہوا۔ پسماندہ علاقوں کے لیے کیا ہوا۔ میں اپنے صوبے کی بات کروں گا۔ جنرل پرویز مشرف صاحب کے دور حکومت میں کراچی کو 252 ارب روپے دیے گئے، صرف کراچی کو۔ سندھ کے بائیس اضلاع کو صرف اٹھائیس ارب روپے ملے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کا قتل ہے۔ جب تک آپ انصاف نہیں کریں گے، تب تک حالات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ جو کچھ کراچی میں عاشورہ کے دن ہوا، چہلم کے موقع پر ہوا، ہم ان واقعات کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ دہشت گردی کی مذمت کی ہے لیکن اس کے اسباب کیا ہیں، عوامل کیا ہیں۔ یہ آج کی بات نہیں شروع سے لے کر آج تک جتنے بھی بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں، آج تک کوئی مجرم نہیں پکڑا گیا۔ سانحہ نشتر پارک کے حوالے سے، بارہ مئی کے حوالے سے، اٹھارہ اکتوبر کے حوالے سے، بڑی بڑی شخصیات کو ناحق مارا گیا لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ، ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، اس کے علاوہ حکیم محمد سعید، عبداللہ مراد، منور سہروردی، محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی شہادت کا جو حادثہ ہوا۔ میر مرتضٰی بھٹو صاحب کی شہادت کا جو حادثہ ہوا، کوئی تحقیقات نہیں ہوئیں، کچھ بھی نہیں ہوا، میں مطالبہ کرتا ہوں کہ شروع سے لے کر آج تک پورے ملک میں، خاص طور پر کراچی میں 1986 سے لے کر اب تک جو بے گناہ لوگوں کا قتل عام ہوا ہے، ان تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کرائی جائیں اور مجرموں کو لوگوں کے سامنے لایا جائے۔ ان کو تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

جناب چیئرمین! اس وقت جو کراچی کی صورت حال ٹارگٹ کلنگ کے حوالے سے بنی ہوئی ہے یا جو عاشورہ کے دن پر کیا اور کرایا گیا۔ چہلم کے دن پر کیا اور کرایا گیا۔ فرقہ وارانہ فسادات بھڑکانے کی کوشش کی گئی۔ میں تو مذہبی قیادت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ حالات پر انہوں نے کنٹرول کیا۔ کراچی کو ہر قسم کے اسلحے سے پاک کیا جائے خواہ وہ قانونی ہو یا غیر قانونی۔ یہ حقیقت ہے کہ وانا اور وزیرستان میں بھی اتنا اسلحہ نہیں ہے جتنا کراچی میں ہے۔ تمام پارٹیاں مجرموں سے بے زاری کا اعلان کریں۔ تمام مجرموں کو پکڑا جائے چاہے اس کا تعلق کسی کے بھی ساتھ ہو۔

اگر کوئی سیاسی بندہ، یا سیاسی پارٹی مجرم کی سفارش کرے تو اس کو بھی عوام کے سامنے لایا جائے تا کہ لوگوں کو پتا چلے۔

جناب والا! جب تک آپ انصاف نہیں کریں گے اس وقت تک مسائل حل نہیں ہوں گے۔ ابھی گیس کی بات نکلی تھی۔آئل فیلڈ اور گیس فیلڈ سے روزانہ تین سو سے چار سو ملین سندھ سے آمدنی ہو رہی ہے لیکن جن جن علاقوں سے گیس نکل رہی ہے وہ علاقے گیس سے محروم ہیں۔ کیا یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ جن جن علاقوں سے گیس نکل رہی ہے وہاں کے لوگوں کو ملازمتیں نہیں مل رہیں۔ جناب والا! صوبہ سندھ میں ستر فیصد سے زیادہ آئل فیلڈ اور گیس فیلڈ میں جو کام کرتے ہیں ان کا تعلق صوبہ سندھ سے نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ انصاف نہیں کریں گے تب تک یہ گڑ بڑ چلتی رہے گی اور ہماری جان نہیں چھوٹے گی۔ پانی کے مسئلے پر میاں رضا ربانی صاحب نے درخواست کی کہ accord 91 پر عمل کیا جائے اور Council of Common Interests کا اجلاس طلب کیا جائے۔ پانی کا مسئلہ، حساس مسئلہ ہے۔ ابھی بھارت سے بات چیت کا آغاز ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان مذاکرات میں بھی پانی کو اولین اہمیت دی جائے۔ کشمیر کے مسئلے پر ان سے بات کی جائے۔ جب تک بنیادی مسائل حل نہیں ہوں گے یہ امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ چشمہ جہلم لنک کینال پر جو پاور پلانٹ بنایا جا رہا ہے، ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ flood canal ہے۔ جب یہاں پر سیلاب کی صورت حال ہو گی تو اس لنک کینال میں پانی چھوڑا جائے گا۔ جناب والا! اب اقرار کیا گیا ہے کہ بارہ مہینے اس میں پانی بہتا ہے۔ یہ accord 91 کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ جناب والا! ہمارے صوبہ سندھ میں اور دوسرے مقامات پر اس پر احتجاج ہو رہا ہے لیکن کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ہم خیرات نہیں مانگتے ، ہم اپنا حق مانگتے ہیں، ہم انصاف مانگتے ہیں، ہم پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں لیکن پاکستان تب بچے گا جب آپ صوبوں کے ساتھ انصاف کریں گے۔ اگر آپ نے عدالتوں میں انصاف سے کام نہیں لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کی سلامتی کے لیے بھی انتہائی خطرناک بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: Conclude کر لیجیے ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جی میں ختم کر رہا ہوں۔ کرپشن کے خاتمے کے لیے اقدامات کئے جائیں۔ رشوت خوری کے خاتمے کے لیے اقدامات کئے جائیں۔ نوکریوں میں میرٹ کا قتل عام ہو رہا ہے۔ دلال دروازوں پر کھڑے ہیں جو پیسے لے کر لوگوں کو نوکریاں دے رہے ہیں۔ کوئی نوکری میرٹ

پر نہیں مل رہی، جب تک آپ ان چیزوں پر دھیان نہیں دیں گے لوگ باغی بنیں گے۔ اس وقت کراچی جل رہا ہے، میرا سندھ جل رہا ہے۔ اندرون سندھ قبائلی جھگڑے، میں نے کئی دفعہ یہاں پر بات کی ہے کہ قبائلی علاقوں میں اتنے لوگ نہیں مارے گئے جتنے لوگ اندرون سندھ قبائلی جھگڑوں میں مارے گئے لیکن وہاں پر کچھ نہیں ہورہا۔ کراچی کو لبنان بنانے کی کوشش کی جارہی ہے، بغداد بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سرکار اس پر فوری اقدامات کرے۔ ایماندار افسروں کو آگے لایا جائے۔ امن و امان کی صورت حال یہ ہے کہ ہماری ایک سیالکوٹ کی بچی جو روڈ ہوسٹس تھی اس کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی۔ امن و امان کی صورت حال یہ ہے کہ ایک ریٹائرڈ بریگیڈئر جو یہاں نمل میں رجسٹرار تھے-----

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب پلیز conclude کیجیے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں آخری بات عرض کررہا ہوں۔ Missing persons کے حوالے سے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو پورا کیا جائے۔ جمعیت علمائے اسلام ضلع خیر پور (سندھ) کے رہنما حافظ خان محمد چاند صاحب جو پانچ سال سے ان کے قبضے میں ہیں اس بے چارے کی امی انتقال کر گئی لیکن کوئی پتا نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب نے یہاں پر وعدہ کیا تھا لیکن اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں اور میری پوری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ انصاف کیا جائے۔ اگر آپ انصاف کریں گے تو امن بھی ہوگا اور یہ ملک خوشحال ہوگا۔ اختلافات بھی ختم ہوں گے۔ اللہ رب العزت ہمیں انصاف کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: شکریہ، جناب چیئرمین! میں کافی دنوں سے اس کے انتظار میں تھا۔ خدا خدا کر کے شکر ہے کہ آج آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا۔ Law and order کے سلسلے میں جو بات ہورہی ہے۔ اس وقت میرے خیال میں repetition ہوگی کیونکہ ہر جگہ ایک ہی عالم ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پختون قوم نے برصغیر پاک و ہند پر سینکڑوں سال حکمرانی کی ہے۔ آج بدبختی سے پاکستان میں اس کو second بلکہ third class citizen کے طور پر treat کیا جارہا ہے۔ War on terror کے خلاف میں نے پہلے بھی اسی floor of the House پر بولا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ we are front line state against war on terror لیکن یہاں میں کہتا ہوں کہ we are the only province پختونوں کا پختون خواہ ہی صرف ایک صوبہ ہے جو war on terror کے

خلاف front line province ہے اور پھر بطور خاص میں کہوں گا کہ ANP ہی ان کے راستے میں حائل ہے تو ANP سب سے زیادہ victimize ہوئی ہے اور ہمارے قائدین رہنماؤں کی ، ہمارے منسٹرز کی target killings ہوئی ہیں ۔ وہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان کے بقا کی جنگ پوری پختون قوم اور خصوصی طور پر ANP لڑ رہی ہے لیکن ملین کی تعداد میں IDPs جو آئے ہیں انہیں ہمارے ہی لوگوں نے اپنے صوبے پختون خواہ میں accommodate کیا لیکن اگر کسی نے اپنی جان و مال کو محفوظ کرنے کے لیے کسی دوسرے صوبے میں جا کر بسنے کی کوشش کی کیونکہ ایک ہی پاکستان ہے تو وہاں اس کو شک اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ بجائے اس کے کہ اس کو عزت اور احترام دیا جاتا اور ان کو پاکستان کا محافظ سمجھا جاتا کہ پاکستان کی بقا کے خاطر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئے ہیں۔ یہ وہی بات ہے جس طرح partition میں کافی لوگوں نے سب کچھ چھوڑ کر صرف اور صرف پاکستان کے نام پر اپنا سب کچھ اجاڑ دیا اور اسی طرح سے وہ لوگ پاکستان کے نام پر اپنے صوبے سے ہجرت کر کے کسی دوسرے شہر میں چلے گئے ۔ آج بھی وہی صورت حال ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کراچی میں پختونوں کے ساتھ چیف جسٹس صاحب ----

(اس مرحلے پر ایوان میں نماز جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیئر مین: جی۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب! کراچی میں جو target killings ہو رہی ہے غریب پختونوں کی یا غریب بلوچوں کی ہو رہی ہے ۔ مجھ سمجھ نہیں آرہا کہ ان کے ساتھ کیا تضادات ہیں، کیا ان سے ٹکراؤ ہے۔ انسان کی economic ٹکراؤ، کچھ political ٹکراؤ اور کچھ اور چیزوں سے ہوتی ہے لیکن وہاں پر ایک دہشت پھیلانے کے لیے کہ پختونوں میں ، تو ایک شاعر فراز کا یہ شعر بہت fit آتا ہے۔

دکھوں نے میرے دامن کو اس طرح تھام رکھا ہے فراز
کہ جیسے اس کا بھی میرے سوا اور کوئی نہیں

یہ صرف اور صرف پختونون کے خلاف مسلسل ایک discrimination ہے اور اچھل رہا ہے اور میں اس بات پر حیران ہوں کہ وزیر داخلہ سندھ floor of the House پر ایک بیان دیتے ہیں کہ ہم غنڈوں کو، چوروں کو، ڈرگ مافیا کو، لینڈ مافیا کو چوراہوں پر ٹانگ دیں گے تو یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ Next day ہمارے Federal Interior Minister کراچی جاتے ہیں کہ ان کو نہ ٹانگو،

اس کو رہنے دو، تو بات کو defuse کر دیتے ہیں ۔ جناب چیئرمین! ہمیں سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر فیصلے کرنے ہوں گے اگر واقعی کراچی میں امن لانا ہے ایک بہت ذمہ دار آدمی اور پیپلز پارٹی کا اس صوبے کا وزیر داخلہ اگر ایک بات کہہ رہا ہے تو اس کو کچھ دکھائی دے رہا ہے ۔ تو what do you mean کہ آپ جا کر اس کو روکنے کے لیے کہتے ہیں ۔ اس میں کسی خاص specific آدمی کا یا پارٹی کا نام نہیں لیا گیا جس طرح کل ہمارے پارلیمانی لیڈر جناب حاجی عدیل صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی بندہ مثال کے طور پر پیپلز پارٹی کا جھنڈا لے کر وہاں کہتا ہے کہ میں پیپلز پارٹی کا آدمی ہوں اور میں نے ایک جگہ پر قبضہ کر لیا ہے تو کیا پیپلز پارٹی اس کو defend کرے گی نہیں ، کبھی نہیں کرے گی ، اسی طرح ANP, MQM نے ایک بیان دیا ہے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ اس کے ارادے جو تھے ان کو کیوں روکا گیا ۔ یہ وہ چیزیں ہیں ۔ We will have to go beyond our personal politics and personal interests. اگر national interest میں جانا ہے تو جناب! ہمیں یہ چیزیں دیکھنی ہوں گی وہاں پر انتہائی ظلم ہو رہا ہے اور پختونوں کے بارے میں آج یہ چیزیں بہت آسان لگتی ہیں کہ اس پر طالبان کا ٹھپا لگاؤ ، اس کو دہشت گرد ٹھہراؤ اس کو شناختی کارڈ مت دو ، اس کو ڈومیسائل مت دو، ان کو ان سرکاری کالجوں میں داخلہ مت دو کیونکہ ہر پختون کو انہوں نے طالبان بنایا ہوا ہے جب پختونوں کا سب سے بڑا صوبہ اور سب سے بڑی پارٹی ان طالبان کا target ہے ۔ ہم اس کے گواہ ہیں ، اگر ایک صوبہ انہی لوگوں کے خلاف قربانی دے رہا ہے تو دوسرے صوبے میں ہمیں طالبان کہا جاتا ہے ۔ تو جناب چیئرمین! یہ double standard ہے-----

جناب چیئرمین: اب conclude کرلیں ۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: میں conclude کروں گا مجھے احساس ہے نماز کا وقت ہو رہا ہے لیکن یہ double standard ہے ۔ وہاں front line پر ہمیں لڑایا جا رہا ہے اور ہمیں مارا جا رہا ہے اور یہاں پر ہمیں طالبان کہا جا رہا ہے جناب! ہر پختون طالب نہیں ہے ۔ پختونوں نے ثابت کر دکھایا ۔ 30 لاکھ لوگ دو ہفتوں کے درمیان اپنا گھر بار چھوڑ کر ان ظالموں کی وجہ سے displace ہوئے ان کی عزت نفس مجروح ہوئی ان کی خودداری کو planning کے تحت ٹھیس پہنچائی گئی، پختون جو ہے وہ by blood شیر کا بچہ ہے اگر آپ بلی سمجھ کر دیوار سے لگائیں گے تو وہ شیر بن کر آپ پر جھپٹے گا اور یہ تو by blood شیر ہے ۔ ہم کو دیوار سے نہ لگایا جائے ۔ میری ایک request ہے اگر پاکستان

کو بچانا ہے۔ کراچی کے امن کو بحال کرنا ہے تو ہمیں سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر فیصلے کرنے ہوں گے۔ Thank you Mr. Chairman once again

جناب چیئرمین: شکریہ، میرا خیال ہے کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اگر کوئی point of order ہے تو پھر Monday کو لے لیں گے۔ ٹھیک ہے جی۔

The House stands adjourned to meet again on Monday the 15th February 2010 at 4.00 p.m. Discussion to continue. Thank you.

(The House was then adjourned to meet again on 15th February, 2010 at 4.00 p.m).